Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر منصور احمد

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 21

شرح چندہ سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

28 شعبان 1438 ہجری قمری   25 ہجرت 1396 ہجری شمسی   25 مئی 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 19 مئی 2017 کو مسجد بیت الفتوح (لندن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 1 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ہر ایک مشکل کے وقت خدا کے آستانہ پر گِرو

اگر تم خدا سے مدد نہیں مانگو گے اور اُس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

تم راست باز اُس وقت بنو گے جب کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے۔ اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کیلئے وہ منہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے اُن کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ اُن سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اُس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 23)

اگر اپنی زندگیوں کو ہم پرسکون بنانا چاہتے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اُنہی اخلاق کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر معاملے میں ہمارے سامنے پیش فرمائے اور پھر اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام صادق نے ان کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا اور اس پر عمل کی طرف توجہ دلائی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 مئی 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہماری ہر معاملے میں رہنمائی کرتی ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اس تعلیم پر عمل کرنے والا بن جائے تو ایک حسین معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں لیکن ان سب کو ایک جگہ ایک فقرے میں اللہ تعالیٰ نے جمع کر دیا یہ کہہ کر کہ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ کہ یقینا تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی گھر سے لے کر معاشرتی تعلقات تک قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کرنے والی تھی۔ پس حقیقی کامیابی اسی وقت ہو سکتی ہے جب ہم ہر معاملے میں اس اسوے کو اپنے سامنے رکھیں۔ بعض دفعہ انسان بڑے بڑے معاملات میں تو بڑے اچھے نمونے دکھا رہا ہوتا ہے لیکن بظاہر چھوٹی نظر آنے والی باتوں کو اس طرح نظر انداز کر دیا جاتا ہے جیسے ان کی اہمیت ہی کوئی نہ ہو۔ اگر اپنی زندگیوں کو ہم پرسکون بنانا چاہتے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں انہی اخلاق کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر معاملے میں ہمارے سامنے پیش فرمائے اور پھر اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے ان کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا اور اس پر عمل کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس وقت میں اس حوالے سے مردوں کی مختلف حیثیتوں سے ذمہ داریوں کے معاملے میں کچھ کہوں گا۔ مرد کی گھر کے سربراہ کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے مرد کی خاوند کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے۔ مرد کی بحیثیت والد کے بھی ذمہ داری ہے پھر اولاد کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے۔ اگر ہر مرد ان ذمہ داریوں کو سمجھ لے اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کرے تو یہی معاشرے کے وسیع تر امن کے قیام کی اور محبت اور بھائی چارے کے قائم کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ یہی باتیں اولاد کی تربیت کا ذریعہ بن کر پرامن اور حقوق انسانی کے قائم کرنیوالی نسل کے پھیلنے کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ گھروں کے سکون انہی باتوں سے قائم ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سب سے پہلے گھر کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے توحید کے قیام کی اہمیت اپنے بیوی بچوں پر واضح فرما کر اس پر عمل کروایا لیکن یہ کام بھی پیار اور محبت سے کروایا۔ ڈنڈے کے زور پر نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بے انتہا مصروفیات ہونے کے باوجود اپنے گھر والوں کے حق ادا کئے اور پیار اور نرمی اور محبت سے یہ حق ادا کئے۔ پہلے یہ احساس دلوایا کہ تمہاری ذمہ داری توحید کا قیام ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل کے لئے اٹھتے تھے اور پھر صبح نماز سے کچھ پہلے ہمیں پانی کا چھینٹا مار کر اٹھاتے تھے کہ نفل پڑھو عبادت کرو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو۔

حضور انور نے فرمایا: وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ذرا ذرا سی بات پر لڑتے جھگڑتے ہیں ہاتھ اٹھاتے ہیں ان کو کچھ ہوش کرنی چاہئے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ بظاہر چھوٹی نظر آنے والی باتیں ہیں یہ چھوٹی نہیں ہیں۔ بعض مرد کہہ دیتے ہیں کہ عورت میں فلاں فلاں برائی ہے جس کی وجہ سے ہمیں سختی کرنی پڑی۔ اس پہلو سے مردوں کو پہلے اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا وہ دین کے معیار پر پورا اترنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک طرف تو یہ توقعات ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن مردوں سے جو آپ کی بیعت میں آئے اور دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے مرد ہیں جن کی شکایتیں عورتیں لے کر آتی ہیں کہ نماز میں سست ہیں باجماعت نماز تو علیحدہ رہی گھر میں بھی نماز نہیں پڑھتے۔ دین کا علم مردوں کا کمزور ہے۔ چندوں میں کئی گھروں کے مرد کمزور ہیں ٹی وی پر لغو اور بیہودہ پروگرام دیکھنے کی مردوں کی شکایات ہیں۔ بچوں کی تربیت میں عدم توجہگی کی شکایت مردوں کے بارے میں ہے اور اگر کبھی گھر کا سربراہ بننے کی کوشش کریں گے بھی تو سوائے ڈانٹ ڈپٹ مار دھاڑ کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ عورتیں مردوں سے سیکھنے کے بجائے بہت سے گھروں میں عورتیں مردوں کو سکھا رہی ہوتی ہیں یا ان کو توجہ دلا رہی ہوتی ہیں تا کہ بچے بگڑ نہ جائیں۔ جن گھروں میں بھی بچے عدم تربیت کا شکار ہیں وہاں عموماً وجہ مردوں کی عدم توجہ یا بیوی اور بچوں پر بے جا سختی ہے۔ کئی بچے بھی بعض دفعہ آ کے مجھے شکایت کر جاتے ہیں کہ ہمارے باپ کا سلوک اچھا نہیں ہے ہماری ماں سے یا ہم سے۔ پس اگر گھروں کو پُرامن بنانا ہے اگر اگلی نسلوں کی تربیت کرنی ہے اور ان کو دین سے منسلک رکھنا ہے تو مردوں کو اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مردوں کو توجہ دلاتے

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

احمدیوں کے ساتھ ہمارا سلوک انتہائی شرمناک ہے اور احمدی پاکستان میں سب سے زیادہ مظلوم ہیں

ملک میں بسنے والے تمام لوگ بلا تفریق برابر ہونے چاہئیں اور سب کو یکساں تحفظ ملنا چاہئے، یہ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے

لیکن پاکستان میں حقیقت اس کے مخالف ہے، یہاں امیر اور با اثر طاقتور لوگ قانون سے بالاتر ہیں جبکہ ہزارہ، احمدی، ہندو اور عیسائیوں کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں ہے

نوٹ: کراچی کے انگریزی روزنامہ ''ڈان'' 10 دسمبر 2016 سے مکرم عرفان حسین صاحب کا ایک فکر انگیز مضمون بعنوان ''غیروں کا دُکھ'' قارئین کیلئے پیش ہے جسے مکرم شریف احمد بانی صاحب آف کراچی نے اُردو میں ترجمہ کر کے بغرض اشاعت اخبار بدر بھجوایا ہے۔ مضمون نگار نے ملک میں اقلیتوں پر ہو رہے مظالم اور ان کے عدم تحفظ پر مؤثر انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ مکرم شریف احمد بانی صاحب کے شکریہ کے ساتھ مضمون شامل اشاعت ہے۔ (ادارہ)

غیروں کا دُکھ

(The Pain of Others)

ایک انسانی جان کی قیمت کیا ہے؟ اپنوں کے نزدیک تو ظاہر ہے انسانی جان کی کوئی قیمت لگائی ہی نہیں جا سکتی لیکن معاشرہ اور حکومت کے نزدیک ایک انسانی جان کی قیمت بھی ایک حد تک ہی ہوتی ہے۔ 9/11 کے واقعہ کے فوراً بعد انسانی حقوق کیلئے انتھک کام کرنے والے آئی۔اے۔رحمٰن صاحب کراچی میں میرے فلیٹ پر تشریف لائے۔ میرے بیٹے شاکر نے ان سے سوال کیا کہ امریکنوں نے اس ایک واقعہ پر اتنا بڑا ہنگامہ کیوں کھڑا کر دیا ہے۔ آخر ہمارے ملکوں میں بھی تو جہادیوں کے ہاتھوں اس سے کہیں زیادہ انسان مارے جاتے ہیں۔ رحمٰن صاحب نے اُسے جو دانشمندانہ جواب دیا وہ مجھے آج بھی یاد ہے۔ انہوں نے فرمایا کسی بھی معاشرہ میں ایک انسانی جان کی قیمت وہی ہوتی ہے جو خود وہ معاشرہ اپنے افراد کی جانوں کی قیمت سمجھتا ہے۔ یہاں پاکستان میں سینکڑوں لوگ بلاوجہ مار دیئے جاتے ہیں اور ہم اس کی کوئی پرواہ ہی نہیں کرتے۔ لیکن بہت سے ملکوں میں جہاں انسانی جان کو عزیز رکھا جاتا ہے اور انسانی جان کی قدر و قیمت ہوتی ہے ریاست کی یہ بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے جان و مال کو تحفظ دے۔

سنی جہادیوں کے ہاتھوں پاکستان میں شیعہ ہزارہ لوگوں کا سینکڑوں کی تعداد میں قتل عام کیا گیا لیکن حکومت کا ردعمل نہ ہونے کے برابر تھا۔ ایسے ظالمانہ اور وحشیانہ واقعات پر ہمارا معاشرہ مگر مچھ کے آنسو بہاتا ہے اور پھر زندگی معمول کے مطابق رواں دواں ہو جاتی ہے۔

جب آج سے دو سال پہلے پشاور میں آرمی پبلک اسکول کے بچوں کا قتل عام ہوا۔ تب اچانک ہماری حکومت اور ہماری فوج کی آنکھیں کھلیں۔ صاف ظاہر ہے شہید ہونے والے زیادہ تر بچے حاضر سروس اور ریٹائرڈ فوجیوں ہی کے بچے تھے اور اسی وجہ سے دہشت گردوں کے خلاف فوری ایکشن شروع کیا گیا جو ابھی تک جاری ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک شیعہ ہزارہ بچے کی جان اور ایک فوجی کے بچے کی جان ایک جیسی قیمتی نہیں ہے۔ کم از کم ہماری حکومت اور فوج کی نگاہ میں شاید ایسا ہی ہے۔

انسانی جان کے بارہ میں یہ بے حسی صرف ہمارے معاشرہ میں ہی نہیں ہے۔ سعودی عرب نے جو ہزاروں لوگ یمن میں اپنے وحشیانہ فضائی حملوں میں ہلاک کر دیئے ہیں انہیں بھی وہ انتہائی ادنیٰ اور حقیر سمجھتا ہے اور بین الاقوامی فورم پر یہی سعودی حکومت، شامی حکومت کے مظالم کا رونا روتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہی نکالا جا سکتا ہے کہ سعودیوں کے نزدیک یمن کے باشندوں کی جان کی کوئی قیمت نہیں، البتہ وہ دہشت گرد جنگی حمایت سعودی کر رہے ہیں ان کی جانیں بہت زیادہ قیمتی ہیں۔

مسلمان سمجھتے ہیں کہ وہ ایک عالمی اسلامی اُمّہ کا حصہ ہیں اور انڈونیشیا سے لے کر تیونس تک مسلمانوں پر کہیں بھی ظلم ہو ہم اسکی مذمت کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ فلسطین میں یہودی مظالم اور نیویارک میں اسلام پر حملوں کے خلاف ہم متحد ہو جاتے ہیں لیکن برما کے مسلمانوں پر مظالم کے خلاف اور یمن کے حالات پر ہم سرد مہری کا شکار ہیں۔

میرا ایک امریکن قاری ''بل'' (Bill) جس کے تجسس اور تحقیقات کی جستجو بے مثال ہے اس نے حال ہی میں مجھ سے ہمارے ملک میں احمدیہ کمیونٹی کے بارہ میں دریافت کیا۔ مجھے اسے بتانا پڑا کہ احمدیوں کے ساتھ ہمارا سلوک انتہائی شرمناک ہے اور احمدی پاکستان میں سب سے زیادہ مظلوم لوگ ہیں۔ اس پر بل نے مجھ سے پوچھا اگر تم لوگ اپنے ملک میں اقلیتوں سے ایسا سلوک کرتے ہو تو مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف لہر پر شکایت کرنے کا تمہیں کیا حق ہے؟ کیا کوئی مجھے بتائیگا کہ میں بل کو کیا جواب دوں؟

دراصل ہماری ہمدردیاں بھی مخصوص ہیں۔ جتنی ہمدردی ہمیں اپنے عزیزوں سے ہے اتنی ہمدردی دُور دراز کے علاقہ کے لوگوں سے نہیں ہے۔ میں سری لنکا میں تھا۔ جب میں نے چترال میں PIA کے جہاز کے حادثہ کی خبر سنی۔ میں فوراً انٹرنیٹ پر تفصیلات معلوم کرنے لگا۔ اگر ایسا ہی حادثہ مثلاً چلی یا کسی دوسری جگہ ہوا ہوتا تو میں اس قدر بے چین نہ ہوتا۔

انسانیت کا تقاضہ تو یہی ہے کہ ہم جہاں کہیں بھی کوئی تکلیف میں ہو اس کی تکلیف کا احساس کریں اور اسکی مدد کرنے کی کوشش کریں لیکن جو چیز ایک انسان کی ذاتی زندگی میں صحیح ہے، حکومت یا ملک کیلئے صحیح نہیں ہے۔ حکومت کی نظر میں ملک میں بسنے والے تمام لوگ بلا تفریق برابر ہونے چاہئیں اور تمام لوگوں کو یکساں مکمل تحفظ ملنا چاہئے۔ یہ ہر حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔

لیکن پاکستان میں حقیقت اس کے مخالف ہے۔ یہاں امیر اور با اثر طاقتور لوگ قانون سے بالاتر ہیں۔

جبکہ ہزارہ، احمدی، ہندو اور عیسائیوں کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

......☆......☆......☆......

BY IRFAN HUSAIN

The pain of others

WHAT'S a human life worth? To loved ones, it is obviously priceless. But to society and the state, the value of a life is clearly relative.

Soon after 9/11, I.A. Rehman, that tireless crusader for human rights, was at my flat in Karachi when my son Shakir asked him why the Americans made such a big fuss over victims of terrorism when so many were killed by jihadis in our part of the world.

I still remember Rehman Sahib's wise response: "A human life is worth the value a society places on it. In Pakistan, many die unnecessarily, and we don't much care. But in many countries, human life is cherished, and it is a fundamental duty of the state to protect it."

In Pakistan, Shia Hazaras have been slaughtered by Sunni extremists in their hundreds, but the response of the state has been minimal. Society sheds a few crocodile tears after each atrocity, and then moves on. It took the massacre of children at the Army Public School in Peshawar two years ago to finally wake up the government and our security forces.

Clearly, the fact that most of the victims were the children of serving and retired officers played a part in providing the trigger to the ongoing army campaign. So one Hazara child is not equal in value to a military officer's kid, at least in the eyes of the state and society.

This callous calculation of the value of human life is not exclusive to us: Saudi Arabia is indifferent to the thousands of innocent lives it has snuffed out in Yemen through its brutal and incompetent air campaign. And yet at international forums, its diplomats rail against the excesses of the Syrian regime. So presumably, Yemeni lives are worth far less than the lives of the extremist killers supported by the Saudis.

Then consider our indifference towards the plight of Myanmar's Muslim Rohingyas. Thousands have been displaced, hundreds killed and the entire community subjected to the most vile ethnic cleansing. And yet, hardly a word of condemnation for Myanmar's government, or any aid or sympathy for the beleaguered Muslims.

Even that champion of democracy and Nobel Peace Prize winner, Aung Sang Suu Kyi, has not uttered a word in defence of the Rohingyas. It would seem that she shares the widespread prejudice against these unfortunate people; also, she doesn't want to lose her standing with her country's majority Buddhists.

Muslims like to think they are part of a larger Islamic nation that spans continents. In this view of the ummah, the brotherhood of Islam reacts to the suffering of all its members from Indonesia to Tunis. And in fact, we angrily condemn the repression of Palestinians at the hands of the Israelis. Islamophobic attacks in New York unite Muslims in their virulent denunciation.

And yet the plight of Rohingyas and Yemenis leaves most of us cold. Ditto the killing fields of Syria. The Organisation of Islamic Cooperation, the pan-Islamic body that has always been a Saudi puppet, has little to say about these ongoing atrocities.

Bill, an American reader whose curiosity is matched only by his capacity for research, asked me recently about our Ahmadi community. I had to tell him about our shameful treatment of this persecuted minority. Bill then asked: "If Pakistanis treat their minorities so badly, why do they complain of Islamophobia in the West?" Would anybody care to answer Bill?

It's true that we are all selective in our sympathies: after all, people far removed from us hardly engage our emotions the way our family members and friends do. So an earthquake in Pakistan would naturally evoke a more immediate response than a natural calamity in, say, Haiti.

> We are all selective in our sympathies.

With 24/7 news and televised images from around the world flooding into our living rooms, we subconsciously choose which particular tragedy to engage with. Or perhaps because of this constant bombardment of dire news, we erect a mental barrier to block out fresh disasters.

I was watching the BBC news in Sri Lanka when a news flash appeared about the recent PIA plane crash. Immediately, I scoured the internet for more information, going through technical data about the aircraft as well as reading the passenger list. I doubt if I would have reacted similarly had a plane gone down in, say, Chile.

And yet our humanity should be able to feel the pain of others, no matter how far away they live, or whatever their religion or ethnicity. Perhaps the human brain is wired to protect our emotional centre from being overwhelmed by excessive grief.

But what is true for the individual does not hold true for the state. All citizens ought to be equal under the law, and be afforded similar protection. The reality is very different. Here, the rich and the well-connected are above the law, while the Hazaras, Ahmadis, Hindus and Christians are not protected. ■

irfan.husain@gmail.com

DAWN Karachi - 10 December 2016

کلامُ الامام

''گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔''

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 60)

طالب دُعا: سکینہ اللہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

خطبہ جمعہ

ہم جو احمدی کہلاتے ہیں حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں

اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں یقیناً مومنوں کیلئے جائز ہیں بشرطیکہ جائز ذریعہ سے حاصل کی جائیں اور وہ دین کے راستے میں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے راستے میں روک نہ بنیں، عبادتوں میں روک نہ بنیں

حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو

قرآن وحدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں دنیاوی لہو ولعب اور تفاخر اور تکاثر فی الاموال والاولاد میں مبتلا ہونے سے بچنے اور حسنات الدنیا کے حصول کے بارہ میں اہم نصائح

مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم عبد اللہ صاحب آف خانپور ضلع رحیم یار خان اور مکرمہ پروفیسر طاہرہ پروین ملک صاحبہ آف لاہور کی شہادتوں کا تذکرہ، ہر دو شہداء کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05 مئی 2017ء بمطابق 05 ہجرت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو. کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ (الحدید: 21) اس کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اُگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تُو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے پھر اس کے بعد وہ گلا ہوا چُورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں ایسے دنیا داروں کیلئے سخت عذاب مقرر ہے اور بعض کیلئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے اور ورلی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ اس طرف توجہ دلائی ہے بلکہ تنبیہ کی ہے کہ اس دنیا کی ظاہری زندگی اور اس کی آسانیاں، اس کی آسائشیں، اس کا مال ومتاع یہ سب عارضی چیزیں ہیں اور ان کی حیثیت کھیل کود اور دل بہلاوے کے سامان سے زیادہ کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے غافل اور اپنی زندگی کے مقصد سے غافل انسان تو ان چیزوں اور ان باتوں کی طرف جھک سکتا ہے جو دنیا داری کی باتیں ہیں لیکن ایک مومن جس کے اعلیٰ مقاصد ہیں اور ہونے چاہئیں وہ ان باتوں سے بہت بلند ہے اور بلند ہو کر سوچتا ہے۔ اور اعلیٰ مقاصد کو اور اللہ تعالیٰ کے قُرب اور اس کے پیار کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم جو اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آئے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت میں شامل ہونے اور آپ کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں ہماری سوچ یقیناً بہت بلند ہونی چاہئے۔ ہم جو احمدی کہلاتے ہیں حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں بلکہ دنیا جو آجکل ان لذات میں گرفتار ہے اور قدم قدم پر شیطان نے اپنے ایسے اڈے بنائے ہوئے ہیں جو ہر شخص کو جو اس دنیا میں رہتا ہے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اس سے پوری کوشش کر کے ہمیں بچنا چاہئے۔ ہمارا مقصد دنیاوی دولت کے حصول کے لئے اور دنیاوی لذات سے فائدہ اٹھانا کبھی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان چیزوں کا انجام اچھا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دنیاوی چیزوں کی مثال دیتے ہوئے فرماتا ہے یہ پھلنے پھولنے والی فصل کی طرح ہیں مگر آخر کو سوکھ کر چُورا ہو جاتی ہیں اور تیز ہوائیں اس کو اڑا کر لے جاتی ہیں۔ اسی طرح دنیا داروں کا انجام ہوتا ہے۔ نہ ان کے اموال کی کثرت، ان کے مال ودولت ان کے کام آتے ہیں۔ نہ ان کی اولادیں ان کے کام آتی ہیں۔ بعض تو اس دنیا میں ہی اپنے مال واولاد سے محروم ہو جاتے ہیں اور اگر کسی کا ظاہری انجام دنیاوی لحاظ سے بہتر لگتا بھی ہے تو آخرت میں جو اُن کا حساب کتاب ہونا ہے وہ صرف دنیاوی لہو ولعب میں پڑنے کی وجہ سے اور خدا تعالیٰ اور دین کا خانہ خالی چھوڑنے اور خالی ہونے کی وجہ سے اور اس کی طرف زیادہ توجہ نہ دینے کی وجہ سے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ ہاں بعض کی بعض نیکیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ کر ان سے مغفرت کا سلوک فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ اس کے تحت بعض لوگ اپنی بعض نیکیوں کی وجہ سے اس کی رضا، رضائے الٰہی حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے، اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تم یہ یاد رکھو کہ اس زندگی کو سب کچھ نہ سمجھو۔ اصل زندگی مرنے کے بعد کی زندگی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، انجام بخیر کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کے حکموں پر چلنا ضروری ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے، اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلے تو نہ صرف انجام بخیر ہوتا ہے بلکہ یہ دنیا بھی اسے حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ تم اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی دنیاوی نعمتوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ لیکن اللہ تعالیٰ یہ ضرور فرماتا ہے کہ ان دنیاوی چیزوں کے حصول میں اتنا نہ ڈوب جاؤ کہ تمہیں دینی فرائض اور اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہی نہ رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے‘‘ (صرف دنیا ہی ان کے مدنظر نہیں ہوتی۔ اور جب یہ نہیں ہوتا تو فرمایا کہ) ’’اور دنیا ان کی خادم اور غلام ہو جاتی ہے‘‘ اور پھر فرماتے ہیں۔ ’’جو لوگ برخلاف اِس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کر لیں مگر آخر ذلیل ہوتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 317، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ بات جو آپ نے فرمائی یہ صرف اس زمانے کی یا پرانی بات نہیں ہے بلکہ آجکل بھی جبکہ خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا کا مالی نظام بڑا مستحکم ہے اور نہ صرف یہ بلکہ بڑے بڑے بینک بھی موجود ہیں۔ اس کے باوجود یہ ہوتا ہے کہ بینکوں کے سہارے کاروبار اور تجارت کرنے والے اپنے کاروباروں اور تجارتوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ بینک بھی انتہائی نقصان پر جانا شروع ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں روز خبریں آ رہی ہوتی ہیں۔ کہیں بینکوں نے اپنے ملازمین کو نکال دیا ہے، اس میں کمی کر رہے ہیں۔ کہیں شہروں میں اپنی برانچیں بند کر رہے ہیں۔ بڑی بڑی کمپنیاں اپنے ملازمین کو فارغ کرتی ہیں۔ کئی کمپنیوں کو ان کے ملازمین اور پھر بینک بھی جنہوں نے قرضے دیئے ہوتے ہیں عدالتوں میں گھسیٹتے ہیں جہاں ان کو اپنے کاروباروں کو دیوالیہ ثابت کرنا پڑتا ہے۔ اپنے آپ کو bankrupt ڈیکلیئر (declare) کرنا پڑتا ہے۔ ان کی جائیدادیں فروخت ہو جاتی ہیں اور وہ کوڑی کوڑی کے محتاج بھی ہو جاتے ہیں۔ 2008ء میں جو معاشی انحطاط ہوا اس کے اثرات ابھی تک چل رہے ہیں۔ بڑے بڑے کاروبار دیوالیہ ہو گئے حتی کہ حکومتیں بھی متاثر ہوئیں۔ تیل پیدا کرنے والے ممالک سمجھتے تھے کہ ہماری یہ دولت کبھی ختم ہی نہیں ہو سکتی لیکن ہو گئی۔ ہوا کیا ان کے ساتھ؟ وہاں بھی حکومتوں کو اپنے اخراجات کم کرنے پڑے۔ اپنے ملازموں کو نکالنا پڑا۔ مسلمان ملکوں کی بدقسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جس دولت سے نوازا اسے وہاں کے بادشاہوں اور حکمرانوں اور سیاسی لیڈروں نے بجائے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنانے کے اپنی عیاشیوں میں لٹایا اور لٹا رہے ہیں۔ جس تیل کی دولت اور دوسری دولت سے انسان کو بچانے اور غریب مسلمان ملکوں اور دوسرے ملکوں کو بھی پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کرتے، اپنے ملکوں کے بھوکوں اور ننگوں کی بھوک اور ننگ ختم کرتے، اس طرف انہوں نے توجہ نہیں دی اور اپنی تجوریوں کو

بھرنے میں مصروف ہو گئے اور ابھی تک یہی حال ہے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ دنیا کے سامنے بھی ذلیل ہو رہے ہیں لیکن سمجھتے نہیں اور اس آخرت پر بھی نظر نہیں کر رہے جس کے عذاب سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے جو سخت اور ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

بہر حال اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا کی دولت چاہے وہ افراد سے تعلق رکھنے والی ہے یا بڑے بڑے بزنس مَین یا بزنس کی کمپنیوں سے تعلق رکھنے والی ہے یا اس سے حکومتوں کا تعلق ہے۔ اس کا غلط استعمال اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں لاتا ہے۔ چاہے تو وہ اس دنیا میں اور اگلے جہان میں دونوں جگہ عذاب دے۔ چاہے تو لوگ اس دنیا میں عارضی فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور وہ اگلے جہان میں عذاب دے۔

پس بڑے خوف کا مقام ہے جو ہر عقلمند انسان کو ایک حقیقی مسلمان کو، خاص طور پر اس کو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور صرف ظاہری طور پر ہی نہیں بلکہ عبادتوں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے کے لئے ایک درد اور کوشش ہونی چاہئے۔ کہنے والے تو کہہ دیں گے کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے ہیں، عبادتیں کرتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں اگر ان کے حصول کی کوشش کرتے ہیں تو اس میں کیا برائی ہے؟ ایک تو عبادتوں میں اخلاص و وفا ہونا چاہئے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری عبادتیں بھی اخلاص و وفا والی ہونی چاہئیں۔ دوسرے نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق بھی ادا کرنے چاہئیں۔ ہمارے ہاں کیا ہے؟ ملکوں کے بادشاہ سیروں پر جانے کے لئے جہازوں کا بیڑا ساتھ لے کے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے ساز و سامان ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ کئی ملین ڈالر کے اخراجات ان کے اوپر ہوتے ہیں۔ اور اپنے ملک کے غریب ایسے بھی ہیں جن کو بعضوں کو ایک وقت کی روٹی بھی مشکل سے مل رہی ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دُوری ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور دوسرے اس کا نام لے کر پھر اس کے جو حکم ہیں ان سے انکار کرنا، یہ پھر اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بناتا ہے۔ اور یہ لہو و لعب ہے۔ ظاہری کھیل کود ہے اور ظاہری زینت اور تفاخر ہے۔ اپنے مال کا ناجائز اظہار ہے۔

اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا‘‘۔

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 420، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور ایسے لوگوں کی نمازوں کے بارے میں ہی اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ (الماعون:5) کہ ایسے نمازیوں پر ہلاکت ہو۔ اور حقیقت میں تو اللہ تعالیٰ ایسی عبادتیں اور ایسے کام ہم سے چاہتا ہے جو ہماری روحانی حالت میں بہتری پیدا کرنے والے ہوں۔ بندوں کے حقوق اس جذبے کے تحت ہم ادا کرنے والے ہوں جو ہمارے اندر درد پیدا کریں، نہ کہ ہم کسی پر احسان کر رہے ہوں۔ اور ایسی عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کو پھر جذب کرنے والی بنتی ہیں اور ایسی دولت بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ مَیں نے کہا دنیا کی مال و دولت اور دنیا کمانے سے منع نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں یقیناً مومنوں کے لئے جائز ہیں بشرطیکہ جائز ذریعہ سے حاصل کی جائیں اور وہ دین کے راستے میں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے راستے میں روک نہ بنیں۔ عبادتوں میں روک نہ بنیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمّت سے متعلق اس بات کی فکر تھی کہ جو پاک انقلاب آپ نے صحابہ میں پیدا کیا اور انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی روح کو جس طرح سمجھا وہ آئندہ آنے والے مسلمانوں میں مفقود نہ ہو جائے، ختم نہ ہو جائے۔ چنانچہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں اپنی امّت کے بارے میں جس بات کا سب سے زیادہ اندیشہ کرتا ہوں (مجھے خطرہ ہے، خوف ہے یا فکر ہے۔ خوف تو نہیں فکر ہے) وہ یہ ہے کہ میری امّت خواہشات کی پیروی کرنے لگ جائے گی اور دنیاوی توقعات کے لمبے چوڑے منصوبے بنانے میں لگ جائے گی اور ان خواہشات کی پیروی کے نتیجہ میں وہ حق سے دُور چلی جائے گی۔ دنیا کمانے کے منصوبے آخرت سے غافل کر دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! یہ دنیا رختِ سفر باندھ چکی ہے اور آخرت بھی آنے کے لئے تیاری پکڑ چکی ہے۔ دونوں طرف سے سفر شروع ہے۔ دنیا اپنے انجام کی طرف جا رہی ہے۔ آخر قیامت آنی ہے اور آخرت میں بھی حساب کتاب ہونا ہے وہاں بھی تیاری شروع ہے۔ اَور فرمایا کہ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ غلام اور بندے ہیں۔ دنیا کے بھی کچھ غلام ہیں۔ کچھ آخرت کی فکر کرنے والے بھی ہیں۔ فرمایا پس اگر تم میں استطاعت ہو کہ دنیا کے بندے نہ بنو تو ضرور ایسا کرو۔ تم اس وقت عمل کے گھر میں ہو اور ابھی حساب کا وقت نہیں آیا۔ مگر کل تم آخرت کے گھر میں ہو گے اور وہاں کوئی عمل نہیں ہو گا۔ (بحار الانوار از الشیخ محمد باقر مجلسی الجزء التاسع والستون کتاب الایمان والکفر حدیث 63 صفحہ 263 تا 264 مطبوعہ الامیرۃ بیروت 2008ء)

جو عمل ہونے ہیں جن کا نتیجہ ملنا ہے وہ اسی دنیا میں ملنا ہے۔ اس لئے اپنے اعمال ٹھیک کرو۔

پس یہ دنیا عمل کا گھر ہے اس دنیا کے اعمال اگلے جہان میں جزا یا سزا کا ذریعہ بنیں گے۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اللہ تعالیٰ کی اس بات کو یاد رکھیں کہ یہ دنیا محض لہو و لعب ہے اور زینت کے اظہار اور ایک دوسرے پر اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے فخر کرنا ہے۔ اور اس کی حیثیت کیا ہے؟ کسی سوکھے ہوئے گھاس پھوس سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں۔ جو خشک ہوتا ہے اور چُورا چُورا ہو جاتا ہے اور ہوائیں اس کو اڑا کر لے جاتی ہیں۔ اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے اور یہی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ نیک عمل کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنو۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم ہر وقت اس بات کی تلاش میں رہتے تھے کہ کس طرح اور کون سے ذریعہ سے ہم سیکھیں اور سمجھیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنائیں اور نیک عمل کرنے والے بنائیں۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھتے بھی تھے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا کام بتایئے جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ مجھے چاہنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ہو جائے اور بندے بھی مجھے پسند کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے یعنی دنیاوی مال و متاع۔ اس کی خواہش چھوڑ دو۔ لوگوں کی طرف حریص نظر سے نہ دیکھو۔ لوگوں کے مالوں کو حریص نظر سے نہ دیکھو۔ لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، حدیث 4102)

دنیا سے بے رغبتی یہ نہیں ہے کہ معاشرے سے انسان کٹ جائے یا دنیا سے بالکل کٹ جائے۔ شادی بیاہ بھی نہ کرو۔ اولاد کے حقوق بھی ادا نہ کرو۔ بیوی کے حق بھی ادا نہ کرو۔ جس کاروبار میں ہو اس کو بھی چھوڑ دو اور ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بیٹھ جاؤ۔ دنیاوی کاموں میں محنت نہ کرو۔ سادھو بن جاؤ۔ ہرگز اس کا یہ مطلب نہیں۔ اسلام یہ نہیں چاہتا۔ ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہے۔ آپ نے شادی بھی کی۔ آپ نے بیویوں کے حق بھی ادا فرمائے۔ آپ کی اولاد بھی ہوئی۔ آپ نے اولاد کے حق بھی ادا فرمائے۔ آپ کے پاس مال و دولت بھی آیا۔ بکریوں کے ریوڑ کے ریوڑ آپ کے پاس ہوتے تھے جو روایتوں میں آتا ہے کہ بعض دفعہ آپ نے بغیر کسی فکر کے ایک کافر کو دے دیئے کہ اگر تمہیں اتنے ہی پسند ہیں اور اتنی حرص سے دیکھ رہے ہو تو اسے لے جاؤ اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی سخاءٖ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث 6020)

لیکن آپ نے ان ساری چیزوں کے ہونے کے باوجود اللہ اور بندوں کے حق ادا کئے اور ان چیزوں کو صرف سامنے نہیں رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا میری سنّت پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ سادھو نہیں بن جانا۔ دنیا میں بھی رہنا ہے۔ ان چیزوں کو سامنے بھی رکھنا ہے کیونکہ میں یہ کرتا رہا ہوں۔

(سنن النسائی، کتاب النکاح، باب النھی عن التبتل، حدیث 3219)

پس ہمیں سمجھنا چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا ہماری عبادتوں میں آڑے نہ آئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے نہ روکے۔ مال و دولت کی کمائی میں مصروفیت ہمیں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے سے غافل کرنے والی نہ ہو اور اسی طرح دوسرے کی دولت اور جائیداد پر حرص کی نظر نہیں ہونی چاہئے کیونکہ حرص کی نظر ہی ہے جو پھر دوسروں کو نقصان پہنچانے کی سوچ بھی پیدا کرتی ہے اور دنیا میں جو فساد ہے وہ بھی اسی حرص کی وجہ سے ہے۔ بڑی بڑی طاقتیں چھوٹے ملکوں پر صرف اس لئے نظر رکھ رہی ہیں کہ یہ ہمارے زیرِ نگیں ہوں گے اور ان کی جو دولت ہے، ان کے جو قدرتی وسائل ہیں ان سے ہم فائدہ اٹھائیں۔ پس جب دوسروں کی دولت پر نظر ہو تو دنیا میں یہ فساد بھی اسی لئے پیدا ہوتا ہے چاہے وہ افراد کے درمیان میں ہو یا بڑی حکومتوں کے درمیان میں ہو۔ اس لئے فرمایا تم میں قناعت پیدا ہونی چاہئے۔ دوسروں کو حرص سے نہ دیکھو۔ ہاں اپنی صلاحیتوں اور اپنے ہنر کو کام میں لاؤ۔ محنت کرو۔ اور جب انسان محنت کرے تو پھر دولت کمانے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ یہ مال اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے میں بھی روک نہ بنے۔

دنیا کی بے رغبتی کی وضاحت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی ہے۔ فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی اور زُہد یہ نہیں کہ آدمی اپنے اوپر کسی حلال کو حرام کر لے۔ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہیں ان کو اپنے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہو گا۔ (صحیح مسلم)

طالبِ دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو
بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

او پر حرام کرنا یہ دنیا سے بے رغبتی کا مطلب نہیں ہے۔ اور نہ اس کا یہ مطلب ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہے اس کو برباد کردو۔ فرمایا بلکہ زُہد یہ ہے کہ تمہیں اپنے مال سے زیادہ خدا کے انعام اور بخشش پر اعتماد ہو۔ اپنے مال پر اعتماد نہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ پر اعتماد ہو۔ اس پر توکل ہو اور جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو اس کا جو اجر و ثواب ملنا ہے اس پر تمہاری نگاہ جم جائے اور تم مصائب کو ذریعۂ ثواب سمجھو۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، حدیث 4100)

انسان پر مصیبتیں آتی ہیں۔ مشکلات آتی ہیں۔ اس کی وجہ سے جو مال ضائع ہوا ہے اس کے اوپر رونے دھونے نہ لگ جاؤ بلکہ سمجھو کہ اس وجہ سے شاید اللہ تعالیٰ میرا امتحان لے رہا ہے اور اس کا بھی مجھے ثواب ملے گا۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ دنیاوی مالوں کے نقصان پر اتنی جزع فزع انسان نہ کرے جس سے شرک کی بُو آنے لگے۔ کئی کاروباری لوگ ہوتے ہیں جو مالی نقصان پر ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں۔ بعض خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ پر توکّل ہو اور قناعت ہو تو کبھی یہ حالت پیدا نہیں ہوتی۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سے، مومنین سے، اپنی اُمّت کے افراد سے زُہد اور دنیا سے بے رغبتی کے یہ معیار چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے احمدیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے یہ ادراک عطا فرمایا ہے کہ دنیا کے نقصان ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف پہلے سے بڑھ کر رجوع کرنا چاہئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں بھی اور بعض اور جگہوں پر بھی احمدیوں کے لاکھوں اور کروڑوں کے کاروبار مخالفین نے تباہ کئے اور جلائے بلکہ ایک وقت میں پاکستان کے ایک وزیراعظم نے یہ بھی کہا کہ احمدیوں کے ہاتھ میں کشکول پکڑا دوں گا اور اب یہ مانگتے پھریں گے کیونکہ میں نے کشکول پکڑا دیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر توکّل رکھنے والے ان احمدیوں نے نہ حکومت سے مانگا، نہ کشکول لے کر کسی اَور سے مانگا بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکّل کی وجہ سے اُن کا ہزاروں اور لاکھوں کا جو کاروبار تباہ ہوا تھا وہ کروڑوں میں بدل گیا۔

پس یہ مثالیں جہاں احمدیوں کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے ہیں وہاں اپنے حالات کی وجہ سے باہر نکلے ہوئے احمدیوں کے لئے، دوسرے ممالک میں، ترقی یافتہ ممالک میں آئے ہوئے احمدیوں کے لئے یہ احساس پیدا کرنے والی بھی ہونی چاہئے کہ پاکستان سے باہر نکل کر اللہ تعالیٰ نے جو مالی لحاظ سے بہتری عطا فرمائی ہے یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ پس جب یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی برکت کی وجہ سے ہے تو پھر ہمارے بہتر حالات کسی قسم کے تفاخر کا ذریعہ نہیں ہونے چاہئیں۔ ہمیں اس پر کوئی فخر نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیں مال اور دولت پر دنیاداروں کی طرح گرنا نہیں چاہئے۔ ہمیں حریص نظر سے دوسروں کے مال کو دیکھنا نہیں چاہئے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اگر کسی چیز کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا ہے تو دینی لحاظ سے اپنے سے بہتر کو ہمیں دیکھنا چاہئے۔ (سنن الترمذی ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب منہ حدیث 2512) اور اسے دیکھ کر پھر دینی لحاظ سے ویسا بننے کی کوشش کرنی چاہئے یا اس سے بھی بہتر بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بڑی تفصیل سے اس مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ ہمیں دنیا کے شغلوں اور مالوں کو کس حد تک اپنانا چاہئے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو سمجھتے ہوئے سب سے زیادہ فہم اور اِدراک تو آپ کو تھا۔

چنانچہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے کیونکہ اس راہ سے بھی ابتلاء آتا ہے۔‘‘ (مطلب یہ ہے اگر دنیاوی کام کوئی نہیں کر رہا۔ مالی حالات بہت برے ہیں تو تب بھی ابتلاء آجاتا ہے۔ انسان مشکلات میں گرفتار ہوجاتا ہے اور فرمایا کہ اسی ابتلاء کی وجہ سے انسان پھر چور بھی بن جاتا ہے۔ قمار باز بھی بن جاتا ہے۔ جوا کھیلنے لگ جاتا ہے۔ ٹھگ بن جاتا ہے۔ ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بری عادتیں اختیار کر لیتا ہے۔ مالی کمزوری بھی برائیوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔) فرمایا ’’مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو‘‘۔ (یعنی اس سے تمہارا مقصد دین حاصل کرنا ہو۔ یعنی کہ دین کبھی بھی ثانوی حیثیت نہ رکھے۔ دنیا کماؤ، دنیا سے فائدہ اٹھاؤ لیکن ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کا تقویٰ تمہارے سامنے ہو۔ دین کی تعلیم تمہارے سامنے ہو۔) فرمایا کہ ’’پس ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔‘‘ (یعنی خدا یاد ہی نہ رہے۔ عبادتوں کے وقت بھی دنیاوی چیزوں میں ملوّث ہو۔ نمازوں کے وقت میں انٹرنیٹ پر مصروف ہو۔ فلمیں دیکھنے میں مصروف ہو یا کوئی اور دنیاوی پروگرام دیکھ رہے ہو۔ یہ نہیں۔) فرمایا کہ ’’اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔‘‘ (پھر دعویٰ ہے، حقیقت کی بیعت نہیں ہے۔ ایمان نہیں ہے۔) ’’الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔‘‘

(ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 73، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ’’کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے۔‘‘ فرمایا کہ ’’میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔‘‘ (دنیا سے ہٹ کے رہو گے تو یہ بھی بزدلوں کا کام ہے۔) ’’مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں‘‘ (کہ دنیا کے تعلقات بھی ہوں لیکن دنیا مقصود بھی نہ ہو) ’’کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا، اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصولِ دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے، نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔‘‘

پھر اس تسلسل میں آپ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی سکھائی ہوئی اس دعا کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (البقرۃ:202) کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً۔ اس میں بھی دنیا کو مقدّم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَةُ الدُّنْيَا کو۔‘‘ اس دنیا کی حسنات کو، ایسی دنیا کو’’ جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصولِ میں حسناتُ الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حَسَنَةُ الدُّنْيَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصولِ دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو، نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بیشک حَسَنَةُ الْاٰخِرَت کا موجب بن جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 91 تا 92، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر عذاب اور جہنم کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’سمجھنا چاہئے کہ جہنم کیا چیز ہے؟ ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے اور دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لئے متولّی نہیں ہوتا۔ یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہر دولت یا حکومت، مال و عزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان، سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دمِ نقد بہشت ہی ہوتا ہے؟‘‘ (یعنی یہ چیزیں سکینت کا موجب نہیں ہوتیں نہ ان سے جنت ملتی ہے۔) فرمایا ’’ہرگز نہیں‘‘۔ (ایسی چیزیں بہشت نہیں مہیا کرتیں۔ فرمایا کہ) ’’وہ اطمینان اور وہ تسلی اور تسکین جو بہشت کی انعامات میں سے ہیں ان باتوں سے نہیں ملتی۔ وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے۔‘‘ (وہ تبھی مل سکتی ہے جب ہر وقت اللہ تعالیٰ سامنے ہو۔ دنیاوی حسنات بھی انسان اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق حاصل کرے تو آخرت کی حسنات بھی تبھی مل سکتی ہیں۔ اور وہ خدا جب تک سامنے نہ ہو اور ہر وقت یہ خیال نہ ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے اس وقت تک انسان پھر عمل بھی نہیں کر سکتا۔) فرمایا ’’جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی یہی وصیت تھی کہ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (البقرۃ:133)۔‘‘ (کہ ہرگز نہیں مرو مگر اس حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے اب انسان کو تو نہیں پتا۔ نہ مرنا اور جینا انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے احکام پر نظر ہو اور آخرت کی فکر ہو۔) فرمایا ’’لذّاتِ دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ (دنیا کی لذّات کیا ہیں۔ دنیا کی طلب اور پیاس کو بڑھانے والی ہیں۔) ’’استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی۔‘‘ (جس طرح ایک مریض جس کو پیاس کی بیماری ہو اور پانی پیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ پانی پی پی کے ختم ہو جاتا ہے اور اس کی پیاس نہیں بجھتی اسی طرح دنیا کی طلب کا معاملہ ہے۔ دنیا کی طلب تو کبھی ختم ہی نہیں ہو گی) فرمایا ’’یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے۔‘‘

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 ر اکتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھ جائے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

(دنیاوی آرزوئیں ہیں۔حسرتیں ہیں تو یہ بھی آگ ہے اور یہ جہنم ہے۔)فرمایا کہ ’’جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطان و پیچان رکھتی ہے۔‘‘ فرمایا ’’اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند (بیوی اور بچے) کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور ازخود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ سے دُوری نہ پیدا ہو جائے ان چیزوں کی وجہ سے۔) فرمایا کہ ’’مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے۔ان سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے اور اس طرح پر یہ بات کہ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَةِ (الھمزۃ:7 تا8)‘‘ (یعنی اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں کے اندر تک جا پہنچتی ہے) فرمایا کہ ’’منقولی رنگ میں نہیں رہتا بلکہ معقولی شکل اختیار کر لیتا ہے۔پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی ہے اور ایک جلے ہوئے کوئلے سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے۔یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 101 تا 102، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ کے علاوہ بھی کوئی محبت ہے تو وہ آگ بن جاتی ہے۔اس دنیا میں جہنم بن جاتی ہے۔

پس ہمیں ان ملکوں کی آسائشیں اور آرام خدا تعالیٰ کی عبادت سے غافل کرنے والے نہ ہوں۔اس کے حق ادا کرنے سے محروم کرنے والے نہ ہوں۔ ہمارے اچھے حالات، ہمارے بہتر مالی حالات جو ہیں ہمیں اپنے کمزور مالی حالات رکھنے والے بھائیوں کے حق ادا کرنے سے کبھی محروم کرنے والے نہ ہوں۔اسی طرح اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام میں بھی ہم اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ نہ کہ اس مقصد کو بھول جائیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کئے جائیں اور بندوں کے بھی حق ادا کئے جائیں اور تبلیغ کا جو حق ہے، اشاعت اسلام کا جو مقصد ہے اس کو پورا کیا جائے۔اسی سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا مقصد ہم پورا کر سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں رہیں اور اس دنیا کی دھوکے والی زندگی کبھی ہم پر حاوی نہ ہو۔ہم اس دنیا کی جہنم سے بھی بچنے والے ہوں اور آخرت کی جہنم سے بھی بچنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا ہمارے لئے اس دنیا کو بھی جنت بنا دے اور آخرت میں بھی ہم جنت حاصل کرنے والے ہوں۔

ابھی نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ایک جنازہ مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب خانپور ضلع رحیم یار خان کا ہے جن کو 3 رمئی کو شہید کر دیا گیا۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ان کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں کہ بشارت احمد صاحب شہید کا گھر خانپور میں گرین ٹاؤن میں ہے اور ان کا کاروبار ان کا پٹرول پمپ تھا جو چار پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔3 رمئی کو یہ رات کو آٹھ بجے حسب معمول اپنے پٹرول پمپ سے موٹر سائیکل پر گھر کے لئے روانہ ہوئے۔ابھی ایک کلومیٹر کا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ نامعلوم افراد نے روک کر بڑے قریب سے آپ کو گولی ماری جو دائیں طرف کی کنپٹی کے قریب سے لگ کر دوسری طرف نکل گئی جس سے موقع پر ہی آپ شہید ہو گئے۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔دس منٹ بعد ان کے داماد بھی پٹرول پمپ سے گھر کے لئے روانہ ہوئے۔وہاں جا کے انہوں نے دیکھا کہ رستے میں لوگ کھڑے ہیں، رَش پڑا ہے۔یہ بھی رکے۔دیکھا تو ان کے سسر وہاں گرے پڑے تھے۔انہوں نے فوری طور ایمبولینس بلائی لیکن اس کے آنے سے پہلے ہی شہید کی وفات ہو چکی تھی۔ان کے داماد پہلے تو یہی سمجھتے رہے کہ یہ سڑک کا کوئی ایکسیڈنٹ ہوا ہے لیکن بعد میں رات کو ایک احمدی ڈاکٹر نے دیکھا اور پھر بتایا کہ یہ تو ان کی کنپٹی پہ گولی لگی ہوئی ہے۔پھر دوبارہ پولیس کو بتایا گیا۔پھر پوسٹ مارٹم ہوا اور پھر پولیس نے یہی کہا کہ یہ ٹارگٹ کلنگ (target killing) ہے اور احمدی ہونے کی وجہ سے آپ کو شہید کیا گیا ہے۔وہاں جائے وقوعہ سے پولیس نے بعد میں جا کے پھر گولی کے خول بھی حاصل کر لئے۔شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم محمد عبداللہ صاحب کے ذریعہ سے ہوا۔آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر پاکستان بننے سے پہلے بیعت کی تھی اور 1947ء میں آپ کا خاندان قادیان سے ہجرت کر کے میانوالی پاکستان شفٹ ہو گیا۔1955ء میں بھکر میں ان کی (شہید کی) پیدائش ہوئی تھی۔وہیں اپنے گاؤں میں انہوں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔پھر اس کے بعد چنیوٹ، احمد نگر ربوہ میں تعلیم حاصل کی۔اس کے بعد تربیلا ڈیم میں آپ نے کچھ عرصہ ملازمت کی۔پھر کچھ عرصہ کے لئے آپ دبئی چلے گئے۔وہاں سے واپس آ کر کراچی رہائش اختیار کی اور وہاں کاروں وغیرہ کا اپنا کچھ کاروبار کیا اور 1985ء میں کراچی کے خراب حالات کی وجہ سے خانپور شفٹ ہو گئے اور وہاں اپنا پٹرول پمپ بنایا۔شہید مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔شہادت کے وقت آپ کی عمر 62 سال تھی۔مختلف عُہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔تین سال تک صدر جماعت خانپور رہے۔ایک لمبا عرصہ سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔بیشمار خوبیوں کے حامل تھے۔انتہائی مخلص ہنس مکھ انسان تھے اور دوسروں کو بھی خوش رکھتے تھے۔جو بھی جماعتی ذمہ داری ان کو دی جاتی اس کو پوری محنت اور شوق سے انجام دیتے۔جماعت احمدیہ کی خانپور مسجد جو ہے وہاں بھی اس کی نگرانی وغیرہ کے کافی کام کرتے تھے اور اس کو بڑا صاف ستھرا رکھنا، اس کے لان وغیرہ کا خیال رکھنا، صفائی کا انتظام کرنا، پودے لگانا سب کچھ اپنی جیب سے یہ کرتے رہے۔چندہ دینے میں بڑے باقاعدہ تھے۔اسی طرح اپنے خاندان کے چندہ دینے میں باقاعدہ تھے اور لین دین کے معاملے میں ہمیشہ صاف تھے۔نمازوں کی پابندی ان کی ہمیشہ رہی۔خلافت سے بڑا تعلق تھا اور بچوں کو بھی تلقین کرتے تھے کہ خلافت سے جڑے رہنا۔ان کی اہلیہ اور دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی ہمیشہ احمدیت سے وابستہ رکھے۔

دوسرا جنازہ پروفیسر طاہرہ پروین ملک کا ہے جو ملک محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔پنجاب یونیورسٹی میں یہ پروفیسر تھیں۔ان کو 17 راپریل کو ان کی یونیورسٹی کے ایک ملازم نے ہی چاقو سے وار کر کے شہید کر دیا۔گو کہ چوری کی نیت سے وہ آیا تھا اور جب کچھ دیکھا کہ انہوں نے دیکھ لیا ہے تو اس وجہ سے (شہید) کیا۔لیکن پاکستان میں احمدی ہونا تو دوسروں کو ویسے ہی ایک لائسنس دے دیتا ہے کہ تم بیشک ان کو مار دو تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی اور اسی وجہ سے اس ملازم میں بھی جرأت پیدا ہوئی اور جب اس نے دیکھا کہ میں پکڑا گیا ہوں۔اور یہ گھر میں اکیلی رہتی تھیں تو چاقو کے وار کر کے ان کو شہید کر دیا۔ان کے خاوند اور خاوند کا خاندان جماعت سے دُور ہو گیا تھا اور اسی وقت سے انہوں نے اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور اکیلی رہتی تھیں۔بہت لائق تھیں۔گزشتہ سال ریٹائر ہونے کے باوجود یونیورسٹی نے ان کی قابلیت کی وجہ سے ان کو ری ایمپلائی کیا ہوا تھا۔ان کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا حضرت ملک حسن محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آئی تھی۔ان کے والد ملک عبداللہ صاحب بھی واقف زندگی تھے اور لمبا عرصہ ان کو مختلف دفاتر میں بڑی خدمت کی توفیق ملی اور تعلیم الاسلام کالج میں بھی دینیات پڑھانے کی توفیق ملی۔قیام پاکستان کے وقت ان کے والد کو شعبہ حفاظت میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔1953ء میں ان کے والد اسیر بھی رہے تھے۔بڑی لائق خاتون تھیں۔انہوں نے ابتدائی تعلیم ربوہ سے حاصل کی۔پھر اس کے بعد لاہور کالج فار ویمن سے بی۔ایس۔سی کیا۔پھر زرعی یونیورسٹی سے ایم ایس سی کی اور پھر کیلیفورنیا سے انہوں نے بوٹنی (Botany) اور پلانٹ سائنس (Plant Science) میں ایم فِل کیا۔اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ان کے درجات بلند کرے۔ہمیشہ ان کا جو صدمہ تھا وہ ان کی بیٹی تھی جو اپنے والد کے ساتھ ہی جماعت سے علیحدہ ہو گئی تھی۔اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دے کہ دوبارہ جماعت میں شامل ہو جائے اور ان کی دعائیں اس کو لگیں۔اس کے ساتھ ہی ان کا جنازہ بھی جیسا کہ میں نے کہا نماز کے بعد پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہماری عبادتوں کی ترقی ہی ہمیں کامیابیاں دلانے والی ہے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے۔تمام نظام کو اس بارے میں بہت سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 27 رجنوری 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبداللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ   الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کیلئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 رفروری 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم علاء عثمان صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم علاء عثمان صاحب آف سیریا حال جرمنی کی ایمان افروز داستان کا ایک حصہ نذر قارئین کیا تھا۔ جس میں ہم نے ان کے خاندان کی قبول احمدیت کا واقعہ اور سیریا میں 2011ء میں شروع ہونے والے فسادات میں ان کے خاندان پر ڈھائے جانے والے مظالم کا کچھ تذکرہ کیا تھا۔ اس قسط میں اسی المناک داستان کو آگے بڑھاتے ہیں۔ مکرم علاء عثمان صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میں دمشق میں رہتا تھا جبکہ میرے والدین اور سسرال ہماری آبائی بستی حوش عرب میں رہائش پذیر تھے۔ میں ہر دو ہفتوں کے بعد بیوی بچوں کو لے کر بستی کا چکر لگاتا تھا۔ یہ بستی حکومت مخالف گروہوں کے زیر تسلّط آگئی تھی اور ان کے بڑے سرغنوں میں میرا بڑا بھائی بھی تھا جو کئی سال پہلے ہوش کی عمر سے ہی جماعت سے علیحدہ ہو گیا تھا۔

سیاہ دن

کئی ماہ تک تو میں بسہولت اپنے اور اپنی اہلیہ کے والدین سے ملنے کیلئے آتا جاتا رہا۔ پھر اسکے بعد وہ سیاہ دن آیا جب حوش عرب سے واپس آتے ہوئے مجھے گورنمنٹ کی عسکری پوسٹ پر روک لیا گیا اور مجھے میری اہلیہ اور بچوں کے سامنے گرفتار کر کے میری اہلیہ سے کہا گیا کہ وہ گاڑی چلا کر بچوں کو گھر لے جائے۔ میری بیوی اور بچوں نے دہائیاں دیں، التجائیں کیں کہ کم ازکم گرفتاری کا سبب تو بتا دیں، لیکن ہر قسم کی سیس نوائی اکارت گئی اور یوں ہم جدا ہو گئے۔

ایک گھنٹے کے بعد مجھے اسی چیک پوسٹ کے عقب میں ایک کمرے میں لے جایا گیا جہاں مجھ سے پہلے گرفتار ہونے والے دو اشخاص سے پوچھ گچھ ہو چکی تھی۔ ان کی حالت دیکھ کر میرا دل بیٹھ گیا۔ انہیں اس قدر تعذیب کا نشانہ بنایا گیا تھا کہ ان کے جسموں سے خون رِس رہا تھا۔ ادھ موئی حالت میں وہ زمین پر پڑے کراہ رہے تھے۔

میں انہیں دیکھ کر اپنے انجام کے بارہ میں سوچ ہی رہا تھا کہ چند فوجی آئے اور انہوں نے بغیر کوئی بات کئے اور بغیر کوئی سوال پوچھے مجھے لاتوں، مکّوں اور ڈنڈوں سے نہایت بے رحمی سے مارنا شروع کر دیا۔ شاید اس طرح ان کی تسلی نہ ہوئی تو انہوں نے میرے جسم کو بجلی کے تاروں سے مار مار کے چھلنی کر دیا۔ کچھ ہی دیر کے بعد میرے اعصاب جواب دے گئے اور میں بھی زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ اس کے بعد میری آنکھوں پر پٹّی باندھ دی گئی اور کچھ دیر کے بعد شاید ان کا کوئی آفیسر آیا جو ہمیں ایک گاڑی میں ڈال کر کسی نامعلوم مقام پر لے گیا۔

اس مقام پر ہماری مار کٹائی اور تعذیب کا دوسرا دور ہوا جس کے ساتھ سوال وجواب کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ گو میرا جسم چور چور تھا، سوچنے اور بولنے کی سکت نہیں تھی، ایسے میں ان کے پوچھے جانے والے سوالوں سے یہ سمجھنا مشکل نہ تھا کہ ان کے ارادے کیا ہیں اور کونسا جرم میرے کھاتے میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہاری بستی حوش عرب پر کون کون سے گروہ قابض ہیں؟ کن کن ٹی وی چینلز کے ساتھ تمہارا رابطہ ہے؟ اور کن کن مسلح گروہوں اور اشخاص کو تم جانتے ہو؟ اس سوال کے پوچھنے کے وقت ان کی طرف سے تعذیب شدید ہو گئی تھی۔ لیکن میں نے کسی بھی سوال کے جواب میں غلط بیانی نہیں کی، اور صبر سے ان کا ظلم سہتا رہا۔ نیز حکومت کے خلاف مسلح گروہوں میں شامل ہونے والے جن اشخاص کو میں جانتا تھا ان کے نام بھی انہیں بتا دیئے تاہم میرا خیال ہے کہ ان سب کو وہ پہلے ہی جانتے تھے۔ ان اشخاص میں میں نے اپنے بھائی کا نام بھی بتایا جو حکومت کے خلاف مسلح گروہوں میں شامل ہو چکا تھا۔

موت کے سائے

میں نے اپنے بارہ میں کسی حکومت مخالف گروہ یا کسی بیرونی ٹی وی چینل کے ساتھ تعلق ہونے سے انکار کیا تو شاید انہیں اس بات کا یقین نہ آیا۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ میرا چھوٹا بھائی حکومت مخالف مظاہروں میں شریک ہونے کی بنا پر قید ہو چکا تھا جسے بعد میں ٹارچر کر کے مار دیا گیا۔ اسی طرح بڑا بھائی جو کہ غیر احمدی تھا وہ بھی حکومت مخالف گروپس کا سرکردہ رکن بن گیا تھا۔ اس وجہ سے میرے بارہ میں توقع کی جا رہی تھی کہ اور نہیں تو میں اپنے چھوٹے بھائی کے قتل کے انتقام کی خاطر ہی حکومت مخالف طاقتوں سے رابطہ میں ہوں گا۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے اپنا مزعومہ ’’سچ‘‘ اگلوانے کے لئے ایک اور حربہ استعمال کیا کہ میرے کپڑے اتار کر مجھے ٹھنڈے پانی میں ڈال دیا۔ یہ شدید سردی کے ایام تھے۔ جب میرا جسم فریز ہونے کو پہنچ گیا تو مجھے نکال کر پھر مارنا شروع کر دیا۔ میں ان کے سوالوں کے جواب میں صرف اتنا ہی کہہ سکا کہ جو کچھ میرے پاس معلومات تھیں وہ تو میں نے آپ کو بتا دی ہیں اب اس کے بعد اگر آپ جان سے مار دینے کی دھمکی دے رہے ہیں تو میں یہی کہتا ہوں کہ ایسا کرنا ہے تو کر گزریں کیونکہ اس طرح لحہ لحہ مرنے کی کیفیت سے تو رہائی مل جائے گی۔

یہ سن کر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور میری آنکھوں سے پٹی اتار کر کہا کہ کپڑے پہن لو۔ میں نے ایک نظر اپنے جسم کو دیکھا تو میری نظر آنسوؤں سے بھیگ گئی کیونکہ میرے جسم کا کوئی حصہ تعذیب کے آثار سے خالی نہ تھا۔

مقتل نماز نداں

وہ رات میں نے جیل میں گزاری جہاں اور بھی قیدی تھے جن سے بات کر کے پتہ چلا کہ ہم کس مقام پر ہیں۔ اگلے روز کئی قیدیوں کے ساتھ میرا نام بھی پکارا گیا اور پھر ہماری آنکھوں پر پٹی باندھ کر گاڑی میں ڈال لیا گیا۔ ایک دفعہ پھر ہمیں اپنی منزل کا علم نہ تھا۔ لیکن ایک چوکی پر ہماری گاڑی پر سوار ایک اہلکار نے کچھ بولا جس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔ جس شاخ کا نام اہلکار نے لیا تھا وہ ظلم اور سختی میں مشہور تھی۔ یہ نام سنتے ہی ہمارے دل کانپنے لگ گئے لیکن اس وقت سوائے صبر کے ہمارے ہاتھ میں کوئی حیلہ نہ تھا۔ اور ہمیں توقع تھی کہ وہاں پہنچ کر زخم زخم جسموں پر مزید چرکے لگائے جائیں گے۔ لیکن وہاں پہنچ کر خلاف توقع ایسا کچھ نہ ہوا بلکہ سرسری سوالوں کے بعد ہمیں زمین دوز جیل خانے میں ڈال دیا گیا۔

جیل کے جس کمرے میں مجھے ڈالا گیا وہ انتہائی چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں مجھ سے پہلے بارہ لوگ موجود تھے۔ اس جیل میں ایسے چالیس کمرے تھے جن میں اسی طرح ٹھونس ٹھونس کر انسان بھرے ہوئے تھے۔ کمرے میں گندگی کے ساتھ ساتھ مردہ جسموں سے اٹھنے والی بدبو وافر تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ روزانہ جیل کے ان کمروں میں تعذیب اور ظلم کی تاب نہ لاتے ہوئے کئی قیدی جان کی بازی ہار جاتے تھے، کئی بدقسمتوں کو خطرناک بیماریاں بھی ظلم وستم کی اس قید سے آزاد نہ کر سکتیں تو جان دے کر انہیں اس مقتل نماز نداں سے رہائی ملتی۔

رہائی اور حسابِ سود وزیاں

تین روز اسی جیل میں رہنے کے بعد مجھے مزید تحقیق کیلئے بلایا گیا۔ میری آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ یہاں پر مجھ سے وہی سوال پوچھے گئے جو پہلی بار مار مار کر پوچھے تھے۔ پھر ان سوالوں کے جوابات پر مجھ سے دستخط کروا کے مجھے جیل میں واپس بھیج دیا گیا اور پھر 22 دن تک اسی حبس زدہ اور بدبودار کمرے میں گزارنے کے بعد مجھے دوبارہ بلایا گیا اور میرے اہل خانہ کے دینی اور دنیوی رجحانات لکھوائے گئے۔ اسکے دو روز بعد ہمیں بتایا گیا کہ تم آزاد ہو۔ ہم حیران تھے کہ ایسا کیونکر ممکن ہو گیا؟ پھر کچھ ہی دیر میں ہمیں پتہ چلا کہ ہمیں حکومت نے اپنے مخالف گروپس کے ساتھ قیدیوں کے تبادلہ میں رہا کیا ہے۔

میں 27 دنوں کے بعد گھر پہنچا تو تقریباً ایک کلو روزانہ کے حساب سے میرا 25 کلو وزن کم ہو گیا تھا۔ رہائی کے بعد دو ماہ تک بستر پر ہی میرا اعلاج ہوتا رہا کیونکہ مجھے خطرناک بیماریاں لگ گئی تھیں خصوصًا میرے پاؤں میں ایسی انفیکشن ہو گئی تھی جس سے پاؤں کا گوشت کھایا جا رہا تھا۔ اور اگر میں چند روز مزید جیل میں رہتا تو میرا پاؤں کاٹ دیا جاتا۔

بڑی غلطی

آہستہ آہستہ میری صحت ٹھیک ہو گئی۔ سابقہ تجربہ کی بناء پر میں اپنی بستی ’’حوش عرب‘‘ نہ گیا جبکہ میری اہلیہ اور بچے وقتاً فوقتاً آتے جاتے رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اس علاقہ کے حالات بھی خراب ہو گئے جس میں ہم رہائش پذیر تھے۔ جب روز مرہ بمباری اور چوریوں وقتل کے واقعات بڑھنے لگے تو مجبوراً ہمیں اس محلہ سے نکلنا پڑا۔ بہت مشکل سے قریبی علاقے میں ایک کمرے پر مشتمل چھوٹا سا گھر کرائے پر لیا اور اس میں پانچ ماہ گزار کر وطن سے ہجرت کا پروگرام بنایا اور میں ترکی چلا گیا۔ وہاں جا کر گھر تلاش کیا اور پھر اہل خانہ کو بلا لیا۔ کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد ہمیں محسوس ہوا کہ ترکی زبان سے ناواقفیت ہمیں یہاں تنہائی کے احساس سے دوچار کر رہی ہے۔ چنانچہ باوجود اپنے ملک کے خراب حالات کے میں نے دمشق واپس جانے کا فیصلہ کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔

دمشق میں آ کر میں نے ایک محفوظ مقام پر کرائے کا گھر لیا اور گھر سے ہی اپنی ویب سائٹ اور دیگر کام چلانے لگا۔ میری ویب سائٹ ٹیکنالوجی کی خبروں اور گیمز وغیرہ کے لئے کافی مشہور تھی اور مجھے اس سے اچھی خاصی آمدنی ہو جاتی تھی اور یہ سلسلہ خدا کے فضل سے اب تک جاری ہے۔

مصیبتوں کے درمیاں

دمشق میں رہتے ہوئے مجھے سال گزر گیا اور 2014ء کے رمضان المبارک میں میں نے گاڑی خریدی تو میرے اہل خاندان مجھ پر بستی میں آنے کے بارہ میں دباؤ ڈالنے لگے۔ ان کے تسلی دلانے پر میں نے عید پر اپنے گاؤں جانے کا پروگرام بنالیا۔ میں بڑی احتیاط سے ہر عسکری پوسٹ سے گزرتا ہوا راستہ طے کرنے لگا کیونکہ معمولی غلطی بے رحمانہ قتل کا سبب بن سکتی تھی۔ عسکری حلقوں میں میری بستی حکومتی نظام کے مخالف گروپس کا گڑھ سمجھی جاتی تھی اس لئے گو مجھے شکی نظروں سے دیکھا جاتا تھا لیکن الحمد للہ میں 10 سے زائد چیک پوسٹوں سے گزر کر بستی میں داخل ہو گیا۔

میں بستی تک تو پہنچ گیا لیکن میرا دل طرح طرح کی فکروں کی آماجگاہ ہی رہا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ نیشنل ڈیفنس کے بعض عناصر نے مجھے یہاں آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتے تھے نیز انہیں یہ بھی علم تھا کہ میرا ایک بھائی حکومت مخالف گروپ کا اہم رکن ہے۔ چنانچہ وہی ہوا جس کا ڈر تھا کیونکہ انہوں نے مجھے اپنے مرکز میں بلوالیا اور اس بستی میں آنے کا سبب پوچھا۔ میرا ایک رشتہ دار انٹیلی جینس کے شعبہ میں کام کرتا تھا اور اس وقت وہاں موجود تھا۔ میں اسے اپنے ساتھ لے گیا۔ اس نے وہاں جا کر گواہی دیتے ہوئے میرے بارہ میں کہا کہ اس کا اپنے حکومت مخالف بھائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور انٹیلی جینس کے شعبہ نے اس کے بارہ میں تحقیق کی ہے اور اس کے ذمہ کوئی جرم نہیں ہے۔

نیشنل ڈیفنس والوں نے یہ سفارش قبول کر لی اور مجھے واپس جانے دیا۔ باہر نکل کر میرے رشتہ دار نے مجھ سے کہا کہ میری نصیحت ہے کہ تم دمشق واپس چلے جاؤ۔ کیونکہ مجھے محسوس ہوا ہے کہ انہوں نے گو تمہیں چھوڑ دیا ہے لیکن وہ تمہیں پکڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ تمہارے اوپر یہ بھی الزام ہے کہ تم نے حالیہ فسادات شروع ہونے سے پہلے الجزیرہ چینل میں کام کیا ہے جو آج کل حکومت کے خلاف رپورٹس دکھا رہا ہے۔

میں نے عید کے بعد دمشق واپس جانے کا فیصلہ کیا تو اچانک میری ایک بیٹی بشدت رونے لگ گئی۔ وہ مجھے کہتی تھی کہ پاپا دمشق واپس نہ جاؤ کیونکہ میرا دل کہتا ہے کہ وہاں کوئی مصیبت تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ لیکن میری اہلیہ اس بات پر مصر تھی کہ ہمیں جلد سے جلد دمشق واپس لوٹ جانا چاہئے۔ چنانچہ میں نے اپنی اہلیہ کی بات مان لی اور بیٹی کو سمجھا بجھا کے واپس چلنے پر راضی کر لیا۔

ہم واپس دمشق تو خیر وعافیت سے پہنچ گئے لیکن اس کے ایک روز بعد مصیبت ہمیں ہر طرف سے گھیر چکی تھی۔ انٹیلی جینس کے کچھ لوگ میرے گھر میں داخل ہوئے اور بار بار یہ جملہ دہرانے لگے کہ تم نے فون پر کسی سے کیا بات کی ہے۔ دراصل یہ ان کا پرانا طریقہ ہے جو بے گناہوں کی گرفتاری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7 اپریل 2017)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا ازاراکین جماعت احمدیہ ممبئی

پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ
سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے رویا اور کشوف کی روشنی میں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 17؍فروری 2017 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کس سن میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ کو 1914 میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے منصب پر فائز فرمایا۔

سوال آپ کتنے سال مسند خلافت پر متمکن رہے؟

جواب آپ 52 سال تک مسند خلافت پر متمکن رہے۔

سوال 20فروری کا دن جماعت میں کس حوالہ سے جانا جاتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 20؍فروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔

سوال اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا عظیم الشان خبر دی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اس پیشگوئی میں حضرت مسیح موعودؑ کو ایک عظیم بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی۔ جس کے لمبی عمر پانے کی خبر تھی اور حضرت مسیح موعود علیہؑ کی قائم کردہ جماعت کی غیر معمولی ترقیات کی پیشگوئی بھی تھی۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کس سن میں مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1944ء میں اپنی ایک رؤیا کی بناء پر اعلان کیا کہ مَیں ہی مصلح موعود ہوں۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ کو جب یہ کہا جاتا کہ آپ اعلان کریں کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں تو آپ انہیں کیا ارشاد فرماتے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ یہی فرماتے رہے کہ اعلان کی ضرورت نہیں اگر مَیں مصلح موعود ہوں اور پیشگوئی مجھ پر پوری ہو رہی ہے تو ٹھیک ہے کسی دعوے کی کیا ضرورت ہے۔ غیر مامور کیلئے دعویٰ ضروری نہیں۔ دعویٰ صرف مامورین کیلئے ضروری ہے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے مخالفوں کے جھوٹ اور چالاکیوں کے مقابل احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں، اصل عزت وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے چاہے دنیا کی نظروں میں انسان ذلیل سمجھا جائے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کے راستے پر چلے تو اس کی درگاہ میں ضرور معزز ہوگا۔ اگر کوئی شخص جھوٹ سے کام لے پھر اپنے غلط دعوے کو ثابت بھی کر دے اور اپنی چالاکی سے لوگوں میں غلبہ بھی حاصل کر لے تو خدا تعالیٰ کی درگاہ میں وہ عزت حاصل نہیں کر سکتا اور آخر ایک دن وہ ذلیل ہو کر رہے گا۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دینی و دنیاوی کاموں میں کس چیز کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب آپ فرماتے ہیں کہ دینی و دنیوی کاموں میں ہمیشہ سچ اختیار کرو۔

سوال مولوی محمد علی صاحب نے جب حضرت مصلح موعودؓ سے کہا کہ آپ کے الہام جھوٹے ہیں تو آپ نے انہیں کیا جواب دیا؟

جواب آپؓ نے فرمایا کہ جب سے میں نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا ہے مولوی محمد علی صاحب نے ویسے ہی اعتراض شروع کر دیئے ہیں جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب کیا کرتے تھے۔ رسول کریمؐ کے دشمنوں نے بھی یہی کہا کہ آپ کے الہام خود ساختہ ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ان مخالفین کو الہام سے محروم رکھنا بتاتا ہے کہ رسول کریمؐ ہی حق پر تھے اور آپ کے دشمن ناحق پر تھے۔ اسی طرح آج مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں لیکن کیوں اللہ تعالیٰ ان کو میرے مقابل پر سچے الہام نہیں کر دیتا تا واضح ہو جائے کہ مولوی صاحب حق پر ہیں اور مَیں ناحق پر ہوں۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اپنے مصلح موعود ہونے کے متعلق سب سے پہلا الہام کیا ہوا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ میرا ایک الہام ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ۔ اس میں ایک لطیف اشارہ ہے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے مورد کو اللہ تعالیٰ ایک دن بنی بنائی جماعت دے دے گا اور پھر اس جماعت کا تعلق اس کے ساتھ مضبوط کرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ایک دن وہ اس کی جماعت ظلّی طور پر کہلائے گی اور کچھ لوگ اس کے مخالف بھی ہوں گے مگر اس کی بیعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے منکروں پر غلبہ دے گا اور یہ غلبہ اس کے امام بنتے ہی شروع ہو جائے گا۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے اس الہام کی کیا تشریح فرمائی کہ ”تیرے ماننے والوں کو تیرے کافروں پر اللہ تعالیٰ قیامت تک غلبہ دے گا“؟

جواب آپؓ نے فرمایا کہ اس میں اسی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک دن مجھے ظلّی طور پر نبیوں کا یعنی مسیح ناصری اور مسیح محمدی کا نام دینے والا ہے کیونکہ خلیفہ کی جماعت اس کی زندگی تک ہوتی ہے۔ وفات کے بعد صرف نبیوں کی جماعت یا ان کے اظلال کی جماعت چلتی ہے۔ اسی طرح كَفَرُوۡۤا کے الفاظ نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ خلافت کے بعد مجھے ایک اور رتبہ ملنے والا ہے جو بعض نبیوں کے ظل کے طور پر ہوگا۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے مصلح موعود ہونے کے متعلق کیا کشف دیکھا تھا؟

جواب آپ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک کشف ہوا کہ میں اس کمرے سے نکل رہا ہوں جس میں حضرت مسیح موعودؑ رہتے تھے اور باہر صحن میں آیا ہوں۔ وہاں حضرت مسیح موعودؑ تشریف رکھتے ہیں۔ اس وقت کوئی شخص یہ کہہ کر مجھے ایک پارسل دے گیا ہے۔ جب میں اس پارسل پر لکھا ہوا پتا دیکھتا ہوں تو وہاں بھی مجھے دو نام لکھے ہوئے نظر آتے ہیں کہ محی الدین اور معین الدین کو ملے۔ میں نے سمجھا کہ محی الدین سے مراد حضرت مسیح موعودؑ ہیں جنہوں نے دین کو زندہ کیا اور معین الدین سے مراد مَیں ہوں جس نے دین کی اعانت کی۔

سوال تیسرا الہام حضرت مصلح موعودؓ کو کیا ہوا؟

جواب آپ فرماتے ہیں کہ ”تیسرا الہام جو مجھے اسی رنگ میں ہوا وہ یہ ہے کہ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا (سبا:14) کہ اے آل داؤد تم اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ اس کے احکام پر عمل کرو۔ اس الہام کے ذریعہ اِعۡمَلُوۡۤا کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے منشاء پر پوری طرح عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور آل داؤد کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام سے مشابہت دی ہے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ پر اس الہام اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا کے نتیجہ میں کیا کیفیت طاری ہوئی؟

جواب آپ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے اس وقت یہ الہام اتنے زور سے ہوا کہ کتنی دیر تک مجھ پر اس الہام کے نازل ہونے کی کیفیت تازہ رہی اور یہ الہام اتنا واضح تھا کہ باوجودیکہ حضرت مسیح موعودؑ اس وقت فوت ہو چکے تھے جب میں اپنے بعض ہم عمروں سے سیر میں اس کا ذکر کر رہا تھا تو یکدم میرے ذہن سے آپ کی وفات کا خیال نکل گیا اور مجھے جوش پیدا ہوا کہ میں دوڑ کر جاؤں اور حضرت مسیح موعودؑ سے جا کر اس کا ذکر کروں۔

سوال چوتھی شہادت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی رویا کی تصدیق میں کیا بیان فرمائی؟

جواب آپ فرماتے ہیں کہ چوتھی شہادت اس رؤیا کی تصدیق میں میرا یہ کشف ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بیت الدعا میں بیٹھا دعا کر رہا ہوں کہ مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ حضرت مسیح موعودؑ ابراہیم تھے۔ حضرت خلیفہ اوّل کے متعلق بتایا گیا کہ آپ بھی ابراہیم ہیں اور آپ کا نام مجھے ابراہیم اَدھم بتایا گیا۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ ایک ابراہیم تم بھی ہو۔

سوال پانچویں شہادت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کیا بیان فرمائی؟

جواب آپ فرماتے ہیں کہ پانچویں شہادت یہ ہے کہ میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ ایک گھنٹی بجی ہے۔ اس گھنٹی میں سے ٹن کی آواز آئی مگر وہ آواز ایسی سُریلی اور لطیف ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سارے جہان کی موسیقی کی لذات اس میں بھر دی گئی ہیں۔ یہ آواز بڑھتی گئی یہاں تک کہ تمام جوّ میں متشکل ہو کے ایک فریم بن گئی۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس فریم میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آ گیا اور اس نے مجھے کہا کہ آؤ میں تم کو سورۃ فاتحہ کا درس دوں۔ چنانچہ اس نے مجھے سورۃ فاتحہ کا درس دینا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ کی تفسیر شروع کرنے لگا تو کہنے لگا کہ آج تک جتنے مفسر ہوئے ہیں ان سب نے مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ تک تفسیر لکھی ہے لیکن میں تمہیں اس کے آگے بھی تفسیر بتاتا ہوں چنانچہ اس نے ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر مجھے پڑھا دی۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس رویا کی اصل تعبیر کیا بیان فرمائی؟

جواب آپ نے فرمایا، اس رؤیا کی اصل تعبیر یہ تھی کہ میرے قوائے باطنیہ میں سورۃ فاتحہ کا علم خصوصاً اور فہم قرآن کا عموماً رکھ دیا گیا ہے جو وقتاً فوقتاً الہام باطنی کے ساتھ ضرورت کے مطابق ظاہر ہوتا رہے گا۔

سوال جب جماعت میں اختلاف پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا الہام فرمایا؟

جواب آپ نے فرمایا کہ جس وقت جماعت میں اختلاف پیدا ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ لَنُمَزِّقَنَّهُمۡ۔ ہم ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اس وقت یہ لوگ اپنے آپ کو 95 فیصد کہا کرتے تھے مگر اب ان کی کیا حالت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس پیشگوئی کے مطابق حقیقت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی وفات سے پہلے لکھا کہ مرزا محمود نے ہمارے متعلق جو الہام شائع کیا تھا وہ بالکل پورا ہو گیا ہے اور ہم واقعہ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔

......☆......☆......☆......

Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

All Services free of Cost

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 20

شہر کی حدود میں داخل ہونے سے قبل پولیس کی ایک گاڑی نے قافلہ کو اسکارٹ کیا۔ پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی ۔ آج کا دن احباب جماعت ماربرگ کیلئے غیر معمولی برکتوں اور سعادتوں کے حصول کا دن تھا۔ ہر کوئی خوشی ومسرت سے معمور تھا۔ ان کے شہر میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پڑ رہے تھے اور ان کے شہر کی سرزمین بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود سے فیضیاب ہونے والی تھی۔ ہر مرد و عورت ، جوان بوڑھا، چھوٹا بڑا پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر احباب جماعت نے انتہائی پُرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ ہر ایک اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ بچے اور بچیاں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کر رہی تھیں۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

اس موقع پر صدر جماعت ماربرگ محمد الیاس صاحب، ریجنل امیر مظفر احمد باجوہ صاحب ، ریجنل معلم مقصود علوی صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر لارڈ میئر ڈاکٹر تھامس سپائس اور ممبر نیشنل اسمبلی سورن بارٹول صاحب نے بھی حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ماہد الیاس صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ کامران خان صاحب نے پیش کیا۔

عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کا ایڈریس

بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور شہر ماربرگ کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ماربرگ شہر کاسل اور فرنکفرٹ کے درمیان واقع ہے اور صوبہ ہیسن کے وسط میں واقع ہے۔ اس شہر کی تاریخ بہت پرانی ہے ۔ اس شہر کا آغاز 1130ء میں ہوا۔ لیکن باقاعدہ آباد 1222 میں ہوا۔ اس وقت شہر کی کل آبادی 74 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ شہر اپنی ماربرگ یونیورسٹی کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہ یونیورسٹی 1527 میں قائم ہوئی ۔ یہ دنیا کی سب سے قدیم پروٹسٹنٹ یونیورسٹی ہے۔ اس شہر میں جماعت احمدیہ کی ابتداء 1974 میں ہوئی۔ سال 2010 میں جماعت نے ایک نماز سینٹر قائم کیا ۔ یہاں کی جماعت بہت فعال ہے اور بہت سے کام منعقد کرواتی ہے جن میں یکم جنوری کا وقار عمل ، چیریٹی واک ، شجر کاری اور اولڈ ہاؤس جانا وغیرہ ہے۔ یہاں تعمیر ہونے والی مسجد کے بارہ میں امیر صاحب نے بتایا کہ نماز پڑھنے کے لئے دو ہال ہونگے اور ساتھ ایک گھر بھی تعمیر ہوگا اس کے لئے ایک مرکزی کچن اور لائبریری بھی ہوگی۔ اس مسجد کا ایک گنبد اور مینارہ بھی بنایا جائے گا۔

شہر ماربرگ کے لارڈ میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے تعارفی ایڈریس کے بعد شہر ماربرگ کے لارڈ میئر مسٹر تھوماس سپائس نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا عزّت مآب خلیفۃ المسیح ! سب سے پہلے مَیں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ خلیفۃ المسیح ماربرگ تشریف لائے اور خلیفۃ المسیح کا یہاں تشریف لانا ہمارے لئے ایک اعزاز ہے۔ میئر صاحب نے کہا ہمارے اس شہر کی روایت ہے کہ مذہبی بحث کی جائے کیونکہ اس شہر میں یونیورسٹی پائی جاتی ہے۔ مذہب کا ایک اہم کردار ہے کیونکہ ایک زمانہ میں عیسائی بکثرت اس شہر میں آتے رہتے تھے۔ میئر نے کہا کہ وہ اس بات پر بہت شکر گزار ہیں کہ اس شہر کو مسجد بنانے کے لئے چنا کیونکہ جو خدا کا گھر ہوتا ہے وہ امن اور محبت کا ایک نشان ہوتا ہے۔ اس گھر میں انسان کو دین کو سمجھنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہر ایک اپنے طور طریقے کے مطابق امن حاصل کرتا ہے اسی کے مطابق ہم سب یہاں رہتے ہیں اور اسی کو لیکر آگے چلتے ہیں۔ میئر صاحب نے کہا اس مسجد کے قیام کی غرض یہ ہے کہ یہ عبادت گاہ امن کا گہوارہ بنے ۔ آپ احمدی لوگ اب یہاں مستقل طور پر آباد ہو چکے ہیں۔ ہمیں اس بات سے بہت خوشی ہے کہ آپ جہاں اپنی مسجد تعمیر کر رہے ہیں وہاں اس شہر میں بڑی پُرامن زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ ہمارے معاشرہ کے اندر جذب ہو چکے ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے ہماری تمنائیں ہیں کہ اس کی تعمیر کے تمام مراحل کامیابی سے طے ہوں اور ہر حادثہ سے محفوظ رہیں اور یہ مسجد ہمیشہ کے لئے امن کا مقام ثابت ہو۔

صوبائی ممبر پارلیمنٹ مسز کرسٹن کا ایڈریس

میئر کے ایڈریس کے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ اور کمشنر مسز کرسٹن فرنڈٹ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا عزّت مآب خلیفۃ المسیح ! میں آپ سب کا یہاں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں مدعو کیا۔ آج کا دن سب کے لئے ایک خاص دن ہے کیونکہ یہاں خدا تعالیٰ کا ایک گھر تعمیر ہو رہا ہے۔ جب مسجد کی تعمیر کے کام کا آغاز ہوا تو اس وقت کچھ ایسے لوگ بھی نظر آئے جو اسلام کی حقیقت سے واقف نہ تھے ۔ اس پر ابھی مزید کام کرنے والا ہے کہ لوگ سمجھیں کہ اس میں کوئی خطرہ نہیں ۔ ہمیشہ آپس میں بات چیت میں رہنا چاہئے تا کہ ایک دوسرے کو اچھی طرح جانیں ۔ ہر شخص کو ایک دوسرے کے ساتھ رواداری کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ یہاں مختلف ثقافت اور ملکوں کے لوگ آباد ہیں اور ایک جگہ پر اکٹھے بھی ہوتے ہیں۔ یہ بھی لازم ہے کہ مختلف ممالک اور ثقافت کے لوگ آپس میں مل جل کر امن اور پیار سے رہیں۔ آخر پر موصوفہ نے کہا کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہاں خدا تعالیٰ کا گھر تعمیر ہو رہا ہے۔

ممبر نیشنل پارلیمنٹ مسٹر سورن بارٹول کا ایڈریس

بعد ازاں ممبر نیشنل پارلیمنٹ مسٹر سورن بارٹول جو نیشنل اسمبلی میں مختلف کمیٹیوں کے سپیکر بھی رہے ہیں ، نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا عزّت مآب خلیفۃ المسیح ! میرے لئے یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ مَیں آج یہاں موجود ہوں۔ آپ لوگ اس جگہ اب مستقل طور پر رہنا چاہتے ہیں اسی لئے اپنی مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے لوگ ہمارے شہر کے مفید شہری ہیں۔ آپ شدّت پسندی کے خلاف اپنی آواز اٹھاتے ہیں۔ شہر کے مختلف کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ بات ایک معاشرہ کے لئے بہت اہم ہے کہ مل جل کر رہا جائے تا کہ غلط فہمیوں کا ازالہ ہو۔ موصوف نے کہا یہ مسجد ہر ایک انسان کے لئے ایک کھلی عبادت گاہ ہوگی اور مَیں اُمید کرتا ہوں کہ ادھر سے امن ہی پھیلے گا۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ اس مسجد کی تعمیر کا کام جلد ہوگا تا کہ ہم سب اس کے افتتاح میں بھی شامل ہوں۔

خطاب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اسکے بعد پروگرام کے مطابق چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا: سب سے پہلے تو مَیں سب معزز مہمانان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں۔ سلامتی ، امن ، پیار اور محبت کا تحفہ دیتا ہوں۔ اس وقت میں دیکھ رہا ہوں کہ مقامی لوگ کافی بڑی تعداد میں ہماری مجلس میں آئے ہوئے ہیں اور آپ لوگوں کا یہاں آنا یقیناً اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگ بڑے کھلے دل کے ہیں اور ایسے کھلے دل کے لوگوں کیلئے جس حد تک محبت اور سلامتی اور پیار کا تحفہ دیا جائے وہ کم ہے۔ یہی حقیقت ہے کہ اگر ہم کھلے دل کے ہوں، ایک دوسرے کو سمجھنے والے ہوں، ایک دوسرے کی رائے کو سننے والے ہوں تب ہی معاشرہ میں امن اور سلامتی بھی پیدا ہوتی ہے۔

پس اس بات پہ سب سے پہلے جہاں میں نے آپ کو سلامتی کا تحفہ دیا آپ کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ آپ لوگوں میں یہ خصوصیت ہے کہ آپ دوسرے کی بات سننا بھی چاہتے ہیں اور یہی حقیقت ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ لوگ اِس وقت یہاں موجود بھی ہیں اور یہاں موجود ہونا اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ اسلام کے بارہ میں کچھ سنیں اور کچھ سمجھیں کیونکہ یہ خالصۃً ایک ایسا فنکشن ہے جو ایک مسلم جماعت کا ایک لحاظ سے مذہبی فنکشن اس لئے ہے کہ اپنی عبادتگاہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں اور اس میں آپ لوگوں کا آنا کسی دُنیاوی مقصد کیلئے نہیں ہوسکتا۔ یقیناً آپ لوگوں کے دل میں یہ خیال ہوگا کہ ہم یہاں جائیں، ہم بڑے عرصہ سے واقف بھی ہیں ان لوگوں سے تعلقات بھی ہیں، جانتے بھی ہیں، جماعت کی یہاں ایکٹی وِٹیز بھی ہیں، اس کو تو ہم نے دیکھا اور سمجھا۔ لیکن مسجد کے بنیاد کے فنکشن کو جا کے دیکھنا چاہئے کہ وہاں کس طرح یہ لوگ اپنے فنکشن کرتے ہیں اور کیا باتیں ہوتی ہیں۔ تو اس لحاظ سے آپ لوگ واقعی میں قابل تعریف ہیں۔

دوسرے یہاں کے احمدیوں سے جو یہاں پہ رہتے ہیں اُن سے بھی میں اس لحاظ سے خوش ہوں کہ اُنہوں نے یہاں آ کے مقامی لوگوں سے تعلقات بڑھائے اور یہ احمدیوں سے تعلقات کی وجہ ہی ہے، احمدیوں کا آپ لوگوں میں گھل مل جانا یہ بھی ایک وجہ ہے جس کی وجہ سے آپ لوگ اُن کی دعوت پہ یہاں تشریف لائے اور ہمارے اِس فنکشن کو رونق بخشی۔

جہاں تک جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعلق ہے ہم جہاں بھی جاتے ہیں محبت ، پیار، امن اور سلامتی کا پیغام دیتے ہیں اور یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ امیر صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں ہم خدمت خلق کے کام اولڈ پیوپل ہاؤس میں یا دوسری مختلف قسم کی چیریٹیز میں کرتے ہیں۔ خدمت خلق کے کام کرنا تو ایک انسان کا فرض ہے۔ ایک انسان کا یہ فرض ہے کہ اپنے دوسرے بھائی کے کام آئے۔ قطع نظر اس کے کہ اس کا مذہب کیا ہے۔ بحیثیت انسان ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا چاہئے۔ ہمیں ایک دوسرے کے کام آنا چاہئے اور ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرنا چاہئے اور یہ انتہائی ضروری چیز ہے ۔ اگر یہ نہیں تو عبادت کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔

اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جو صرف مسجدوں میں آتے ہیں یا نمازیں پڑھنے والے ہیں اور پھر نمازیں پڑھ کر دوسروں کو دُکھ دیتے ہیں ، ان کے کام نہیں آتے، یتیموں کی خبر گیری نہیں کرتے ، بوڑھوں کی خدمت نہیں کرتے ،غریبوں کی مدد نہیں کرتے یا اور مختلف قسم کے خدمتِ خلق کے کام نہیں کرتے، امن اور پیار اور محبت اور سلامتی نہیں پھیلاتے تو اُن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں بلکہ وہ اُن کے لئے گناہ بن جاتی ہیں۔ پس قرآن کریم اس حد تک جا کے ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم نے خدمتِ خلق کے کام کرنے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم جماعت احمدیہ مسلمہ جو حقیقی اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والی ہے وہ خدمتِ خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔

لارڈ میئر نے یہاں اپنی تقریر میں یونیورسٹی کا ذکر کیا۔ جہاں تک تعلیم کا سوال ہے جماعت احمدیہ تعلیم کے پھیلانے میں بھی دنیا میں غریب ممالک میں بڑا کردار ادا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس سے پہلے کہ مَیں وہ باتیں بتاؤں جس طرح جماعت احمدیہ تعلیم کو پھیلا رہی ہے عورتوں کے حوالہ سے ایک دلچسپ تجزیہ یہ بھی بتا دوں کیونکہ یہاں میں دیکھ رہا ہوں کہ عورتیں بھی کافی تعداد میں بیٹھی ہوئی ہیں کہ جماعت احمدیہ میں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور یونیورسٹی کی بھی تعلیم حاصل کرنے والی ہیں۔ مختلف پیشوں میں پیشہ وارانہ تعلیم بھی حاصل کرنے والی ہیں اور یہ اسلئے ہے کہ ایک عورت جب تعلیم حاصل کرتی ہے تو پھر اس کی تعلیم صرف اس کی اپنی ذات تک محدود نہیں رہتی ۔ یقیناً ہر مرد اور عورت جب تعلیم حاصل کرتے ہیں اُس تعلیم کو پھیلاتے ہیں۔ اس تعلیم کو حاصل کر کے وہ کسی نہ کسی رنگ میں ملک اور قوم کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ایک عورت کو تعلیم حاصل کرنے کے بعد مرد پر یہ فوقیت ہے کہ وہ

اپنے بچوں کو پالنے والی بھی ہے اور اسی لئے بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت عورت کے پاؤں کے نیچے ہے۔ جنت عورت کے پاؤں کے نیچے اس لئے ہے کہ ایک عورت اپنے بچوں کو اچھی تعلیم دے کر، تعلیم حاصل کرنے کے بعد آگے اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرتی ہے تو اُنہیں اچھا شہری بناتی ہے۔ اُنہیں مُلک وقوم کا ایک اثاثہ بناتی ہے اور اس طرح وہ اپنے بچوں کو جنت میں لے جانے والی بنتی ہے۔ اور جنت کا تصور جو اسلام میں ہے وہ یہ ہے کہ جنت دو طرح کی ہے۔ اس دنیا میں بھی جنت ہے اور ایک مرنے کے بعد کی جنت ہے۔ اور اس دنیا کی جنت یہیں شروع ہو جاتی ہے جب ایک باعمل انسان بنتا ہے، اعلیٰ اخلاق والا انسان بنتا ہے، جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بنتا ہے وہاں وہ اپنے دوسرے بھائیوں سے، انسانوں سے، محبت اور پیار کرنے والا ہوتا ہے اور امن اور سلامتی اور سکون پھیلانے والا ہوتا ہے۔ یقیناً وہ شخص جو امن اور سلامتی اور سکون پھیلانے والا ہو وہ جہاں خود اپنے آپ کو محفوظ کر لیتا ہے گویا کہ وہ جنت میں ہے۔ وہ دوسروں کیلئے بھی اِس دُنیا میں بھی جنت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

ایک طرف ہم دیکھتے ہیں دہشت گرد ہیں، دہشت گردی کر رہے ہیں۔ معصوم لوگوں کو کلب میں جاکے فائرنگ کرکے قتل کر دیا یا سوسائڈ بامبنگ کرکے قتل کر دیا یا کسی اور جگہ فتنہ وفساد پیدا کر دیا یا مسلمان ملکوں میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے ملکوں میں ہی مسلمان مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں قتل کر رہے ہیں۔ لوگ اس دنیا کو جو اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی تھی اس کو بھی جہنم بنانے والے ہیں اور اس لحاظ سے وہ بھی قابل تعریف نہیں ہو سکتے۔ دوسری طرف اچھے مسلمان ہیں، اچھے انسان ہیں چاہے وہ عیسائی ہیں یا وہ یہودی ہیں یا کسی بھی مذہب کے ہیں جو اپنے ماحول میں امن اور سلامتی اور محبت اور پیار پھیلاتے ہیں گویا کہ اُنہوں نے اِس دنیا کو بھی جنت بنا دیا اور جو لوگ انسانوں کی خدمت کرتے ہیں، اس دنیا کو بھی جنت بناتے ہیں، ان کے بارہ میں جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا اللہ تعالیٰ کہتا ہے ان کی مَیں پھر عبادتیں بھی قبول کرتا ہوں اور یہ عبادتیں ہی ہیں جو پھر اگلے جہان میں انسان کو جنت کا وارث بناتی ہیں اور جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے یہ عبادتیں بغیر انسانوں کی خدمت کے نہیں بجالائی جاسکتیں۔

وہ عبادتیں بے فائدہ ہیں جس میں دوسرے انسان کے لئے دل میں ہمدردی اور درد اور پیار نہ ہو۔ پس اس دنیا کی جنت بسانے والے حقیقی وہی لوگ ہیں جو امن پسند اور پیار اور محبت کو پھیلانے والے ہیں اور اگلے جہان کی جنت میں جانے والے بھی وہی لوگ ہیں جو یہ پیار اور محبت پھیلاتے ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے کہا کہ مَیں دو بڑے مقاصد کے لئے آیا ہوں۔ ایک یہ کہ انسان اپنے خدا کو پہچانے اور اس کی عبادت کرے اور اس کا حق ادا کرے۔ دوسرے یہ کہ انسان دوسرے انسان کی عزت اور احترام کرے اور اس کا حق ادا کرے۔

ایک دفعہ مجھے کسی نے پوچھا کہ امن اور سلامتی دنیا میں کس طرح قائم ہو سکتی ہے۔ مَیں نے کہا کہ اگر حقیقی امن اور سلامتی قائم کرنی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ بجائے اپنے حق لینے کے مطالبہ کرنے کے دوسروں کے حق دینے کی کوشش کرو۔ جب ہم دوسروں کے حق دینے کی کوشش کریں گے تو تب ہی ہم حقیقی پیار اور محبت پھیلا سکتے ہیں۔ پس یہ تصور ہے جماعت احمدیہ مسلمہ کا عبادت کے بارہ میں بھی اور انسانیت کی خدمت کے بارہ میں بھی۔

یہاں ایم پی صاحبہ آئی تھیں۔ اُنہوں نے بھی رواداری کا ذکر کیا۔ یقیناً رواداری ایک بڑی اہم چیز ہے اور پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ رواداری ہی ہے جس سے ہم ایک دوسرے کا خیال رکھ سکتے ہیں اور آپس میں مل جل کر رہ سکتے ہیں۔ دنیا میں مختلف مذاہب ہیں۔ مسلمان ہیں۔ عیسائی ہیں۔ یہودی ہیں۔ ہم حقیقی مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے اور ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہر مذہب کے بانی اور انبیاء سچے تھے۔ ہم حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک آنے والے تمام نبیوں اور بانیان مذاہب پر ایمان لاتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں اور یہی اسلام کی حقیقی تعلیم ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس سے رواداری بڑھتی ہے۔ کوئی حقیقی مسلمان نہیں کہہ سکتا کہ میں فلاں مذہب کے ماننے والے کو نہیں مانتا یا اس کا بانی جھوٹا ہے یا اس کے خلاف میں غلط بات کروں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں تو یہاں تک فرمایا ہے کہ تم بتوں کی پوجا کرنے والوں کے بتوں کو بھی بُرا نہ کہو کیونکہ اس کے جواب میں وہ تمہارے خدا کو بُرا کہہ سکتے ہیں اور جب بُرا کہیں گے تو پھر تمہارے اندر رنجشیں پیدا ہوں گی۔ جب دلوں میں رنجشیں پیدا ہوتی ہیں پھر فساد ہوتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف کارروائیاں کرنے کی کوشش کی جاتی ہیں۔ نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اس طرح بجائے محبت کے، نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے ایک حقیقی مسلمان کا کام ہے کہ جہاں وہ ہر مذہب والے کی عزت کرے اور ان کے تمام انبیاء پہ یقین رکھے اور ایمان لائے وہاں یہ بات بھی یاد رکھو کہ کسی کے بتوں کو بھی بُرا نہ کہو جو خدا کے شریک ٹھہرائے جاتے ہیں کیونکہ اس سے بھی فساد پیدا ہوتا ہے۔ پس یہ ہیں وہ معیار محبت پیار اور امن اور سلامتی پھیلانے کے جو اسلام نے ہمیں بتائے ہیں۔ روایات مختلف ہو سکتی ہیں، مذہب مختلف ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ دین کے بارہ میں کوئی جبر نہیں ہے۔ باوجود اسکے کہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں اسلام آخری مذہب ہے اور تمام مذاہب کی اچھی باتیں اسلام میں پائی جاتی ہیں ایک حقیقی مسلمان ان پر عمل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جس طرح کہ مَیں نے ذکر کیا بڑا واضح طور پر فرمایا کہ تمام رسولوں پر ایمان لاؤ۔ تو یہ باتیں ہم جب یقین رکھتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں تو مختلف روایات مختلف مذاہب جو ہیں وہ کبھی ہمارے اندر کسی قسم کی نفرت نہیں پیدا کر سکتے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام بڑا شدت پسند مذہب ہے۔ دہشت گردی کا مذہب ہے۔ یہ اسلام کی تعلیم کی حقیقت نہیں ہے۔ وہ لوگ جو اس قسم کے کام کر رہے ہیں وہ، وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کو نہ سمجھا اور نہ کبھی اس پر عمل کیا بلکہ گزشتہ سال کی بات ہے ایک فرینچ جرنلسٹ داعش کے علاقہ میں گیا اُس نے بعض لوگوں سے پوچھا وہاں کے داعش کے ممبران سے کہ تم لوگ یہ جو ظلم اور زیادتی کر رہے ہو کیا یہ قرآن کی تعلیم ہے؟ تو ان میں سے بہت سوں نے کہا نہ ہم نے قرآن پڑھا ہے نہ ہمیں اس کا پتا ہے کہ کیا تعلیم ہے۔ ہمیں تو یہ پتا ہے جو ہمارے لیڈر کہتے ہیں وہ ہم نے کرنا ہے اور behead کرنا یا قتل کرنا یا مارنا یا معصوموں کو مارنا یہ کوئی اسلام کی تعلیم نہیں بلکہ یہ ان کے اپنے ذاتی عمل ہیں جو اپنے لیڈروں کی وجہ سے کرتے ہیں۔

پس یہ ہو نہیں سکتا کہ اسلام اس قسم کی تعلیم دے۔ جب لمبی پرسیکیوشن کے بعد بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ آنا پڑا اور حقیقی تاریخ یہی کہتی ہے وہاں کافروں نے آپ پر حملہ کیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے جو جنگ کی اجازت دی تھی وہ بھی قرآن کریم میں بڑے واضح الفاظ میں درج ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ان ظالموں کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو یہ لوگ مذہب کے دشمن ہیں۔ قرآن کریم میں یہ آیت درج ہے کہ پھر اگر ان کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو پھر نہ کوئی چرچ باقی رہے گا نہ کوئی سینا گاگ باقی رہے گا نہ کوئی ٹیمپل باقی رہے گا نہ کوئی مسجد باقی رہے گی، جہاں خدا کا نام لیا جاتا ہے، جہاں لوگ عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔

پس یہ ہے وہ تصور جو اسلام کا حقیقی تصور ہے۔ دوسرے مذاہب کے ساتھ رواداری اور مل جل کے رہنے کا اور یہی وجہ ہے کہ جہاں بھی ہماری مسجدیں ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں سے پہلے سے بڑھ کر صحیح اسلامی تعلیم کو پھیلانے والے بنتے ہیں بلکہ میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ ہمارا فرض ہے کہ قرآن کریم کی یہ آیت جو ہمیں بتاتی ہے کہ مذہب کے دشمن جو ہیں وہ مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور اس وجہ سے اگر انکے ہاتھوں کو نہ روکا تو یہ ہر مذہب کو ختم کر دیں گے۔ یہ آیت ہمیں اس بات کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے کہ ہر احمدی جہاں اپنی مسجد کی حفاظت کرنے والا ہو وہاں وہ چرچ کی حفاظت کرنے والا بھی ہو۔ وہاں وہ سینا گاگ کی حفاظت کرنے والا بھی ہو اور وہاں وہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کرنے والا بھی ہو۔ پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے اور یہ نظریہ ہے جسکے تحت ہم مساجد بناتے ہیں کیونکہ مسجد بنانے کے بعد ہم پر جس طرح یہ فرض بن جاتا ہے کہ ہم اپنی مسجد کی حفاظت کریں اس کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں، اسکے ماحول کو پاک رکھیں اسی طرح ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول میں اگر دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں ہیں تو ان کی بھی حفاظت کریں اور ان کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنے کے لئے بھی کوشش کریں۔

نیشنل اسمبلی کے ممبر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اس بارہ میں بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ سب مقررین کا یہ اظہار کہ احمدی اس سوسائٹی کا ایک ایسا حصہ بن چکے ہیں جو ایک طرح کا اس قوم کا مضبوط حصہ ہیں۔ انٹی گریٹ ہو چکے ہیں۔ اس میں ضم ہو چکے ہیں۔ پس یہ ایک خصوصیت ہے جو ایک احمدی کی ہونی چاہئے۔ اگر یہ نہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ احمدی اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل نہیں کر رہا۔ جرمن شہریت ملنے کے بعد چاہے وہ پاکستان سے آیا ہوا ایک احمدی ہے، یا افریقہ سے آیا ہوا ایک احمدی ہے یا کسی اور ملک سے آیا ہوا ایک احمدی ہے اگر وہ جرمن شہری ہے تو پھر اس کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے ملک سے وفادار بن جائے۔ پرانی شہریت اس کی ختم ہو گئی۔ اب وہ جرمن شہری ہے اور یہاں رہنے والے پاکستانی احمدی جو پاکستان سے ہجرت کرکے آئے اب وہ جرمن شہری ہیں۔ یہ ان کا فرض اس لئے بنتا ہے کہ بانی اسلام ﷺ نے فرمایا کہ وطن کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس ہمارے ایمان کا بھی یہ تقاضہ ہے کہ جس جس ملک میں جہاں احمدی رہتا ہے وہاں اس سے محبت کرے اور اس کی بہتری کے لئے کام کرے۔ اور وہاں کے لوگوں میں محبت اور امن اور پیار کا پیغام پہنچائے اور پھیلائے۔ پس یہ باتیں ایسی ہیں جن پر اگر عمل کیا جائے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی کو اسلام کی تعلیم کے بارہ میں تحفظات ہوں اور ہم احمدی یہ کوشش کرتے ہیں کہ اس تعلیم پر جہاں زیادہ سے زیادہ عمل کریں وہاں دنیا کو بھی بتائیں کہ یہ وہ تعلیم ہے جو حقیقی تعلیم ہے اور ہمارے سے پیار محبت رواداری کے علاوہ کوئی اور چیز دوسروں کو نہیں ملے گی یا ہمارے اندر ان باتوں کے علاوہ کوئی اور چیز نظر نہیں آئے گی اور مسجد بننے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر یہاں کے لوگوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے کیونکہ یہ بھی بانی اسلام ﷺ نے فرمایا اور قرآن کریم میں بھی اس بات کا ذکر ہے کہ تمہارے ہمسایوں کے حقوق ہیں اور تمہارے ہمسائے تمہارے گھروں کے ہمسائے ہیں۔ تمہارے ساتھ کام کرنے والے لوگ تمہارے ہمسائے ہیں۔ تمہارے ساتھ سفر کرنے والے لوگ بھی تمہارے ہمسائے ہیں۔ روزانہ لوگ اپنے کاموں میں جاتے ہیں میلوں کا سفر کرتے ہیں بسوں اور ٹرینوں پہ گویا کہ وہ سب ہمسائے بن گئے اور چاہے اس کو پہچانتے ہوں یا نہیں پہچانتے ہوں وہ سب تمہارے ہمسائے ہیں۔ بانی اسلام ﷺ نے فرمایا کہ اس شدت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمسایوں کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید یہ وراثت میں بھی حقدار ہو جائیں۔ تو یہ اہمیت ہے اسلام میں ہمسائے کی اور ہمسائے کا حق ادا کرنا ہمارا ایک فرض بنتا ہے اور اس فرض کو ہم نے ادا کرنا ہے اور امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جب مسجد بن جائے گی تو ہمارے اس مسجد کے ہمسائے بھی اور یہاں آنے والے تمام لوگ جو یہاں عبادت کیلئے آتے ہیں ان کے ہمسائے ہمارے سے پہلے سے بڑھ کر امن، سلامتی پیار اور محبت حاصل

کرنے والے ہوں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم ہر معاملہ میں نہ صرف محبت پیار منہ سے کہنے والے اور پھیلانے والے ہوں گے بلکہ عملی طور پر آپ کے ساتھ اس کو پھیلانے میں کردار ادا کریں گے ورنہ نہ کسی مذہب کا فائدہ ہے نہ کسی تعلیم کا فائدہ ہے۔ یونیورسٹی میں پڑھ کر اگر ہم نے دہشت گردی کرنی ہے تو وہ تعلیم بے فائدہ ہے۔ اگر کسی مذہب میں شامل ہو کر شدت پسندی دکھانی ہے تو مذہب بے فائدہ ہے۔ اصل مذہب وہی ہے جو پیار اور محبت کو پھیلائے اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ اس مسجد کے بننے کے بعد آپ لوگ پہلے سے بڑھ کر احمدیوں سے محبت پیار، ہمدردی اور بھائی چارہ کے نعرے سنیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ شکریہ۔

سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بج کر 44 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلھا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدے داران اور مہمانوں کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، ڈاکٹر Thomas Spies صاحب، لارڈ میئر شہر ماربرگ، صوبائی ممبر پارلیمنٹ و کمشنر Mrs. Kristen Frundt صاحبہ، عبد الماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم مقصود احمد علوی صاحب ریجنل معلم، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرمہ عطیۃ النور احمد ہیوبش صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی، محمد حمّاد ہارٹر صاحب نیشنل ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین، مکرم مظفر احمد ظفر صاحب ریجنل امیر، مکرم محمد الیاس صاحب صدر جماعت ماربرگ، مکرم طارق لطیف بھٹی صاحب سیکرٹری تربیت ماربرگ، مکرم محمد منور احمد صاحب زعیم انصار اللہ ماربرگ، مکرم یاسر ایاز صاحب قائد مجلس ماربرگ، مکرمہ ثوبیہ منور صاحبہ صدر لجنہ ماربرگ، مکرم مبارک صابر صاحب ممبر جماعت ماربرگ۔

اسکے علاوہ واقفہ نو عزیزہ ماہرہ رضا اور واقف نو عزیزم احسان اللہ خان صاحب کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔ سنگ بنیاد کی تقریب اور ڈنر کا یہ پروگرام سات بج کر 30 منٹ تک جاری رہا۔ ڈنر کے بعد، بعض مہمانوں نے حضور انور سے ملاقات کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مارکی سے باہر تشریف لے آئے جہاں بچے پہلے سے ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

خواتین کی مارکی میں حضور انور کی تشریف آوری

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق سات بج کر 40 منٹ پر یہاں سے بیت السبوح فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر بھی پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو موٹر وے تک اسکارٹ کیا۔ قریباً 45 منٹ کے سفر کے بعد آٹھ بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ پونے نو بجے حضور انور نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

آج مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور مہمان اس کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

ایک مہمان Mrs. F Edith صاحبہ نے کہا: ہمسایوں کے حقوق سے متعلق خلیفہ کے پیغام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اور ایک عیسائی کے طور پر میری خواہش ہے کہ عیسائیت بھی اس تعلیم کو اختیار کرے۔

ایک مہمان مسٹر مارٹن نے کہا: خلیفہ نے عورتوں کا جو مقام پیش کیا ہے وہ ایک انتہائی خوبصورت مذہبی تعلیم ہے جب کہ دیگر مسلمان ثقافتوں میں مجھے لگتا ہے کہ عورت دباؤ اور گھٹن کا شکار ہے اور مکمل طور پر اپنے خاوند کے زیر نگیں دکھائی دیتی ہے مگر آپ کے ہاں مرد اور عورت کے مقام اور حقوق میں جو توازن ہے وہ مجھے بہت پسند آیا ہے۔

ایک مہمان Mrs.W.Barbara نے کہا: مجھے تو یہ تقریب بہت اچھی لگی۔ خلیفہ کا بنفس نفیس سنگ بنیاد رکھنے کے لیے تشریف لانا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ بات صرف یہیں تک محدود نہیں رہی بلکہ خلیفہ کا لوگوں کی عزت افزائی کا دائرہ اس سے بھی وسیع تر تھا۔ خلیفہ نے جماعت کے دیگر ممبران، عورتوں اور بچوں تک کو اس اعزاز میں شامل فرمایا کہ وہ بھی سنگ بنیاد میں اینٹ رکھیں۔ یگانگت اور ہم آہنگی کی اس فضا نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے؟

ایک مہمان Mrs Julia کہتی ہیں: بہت اچھے انداز میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں خلیفہ کی تقریر کا یہ نکتہ بہت اچھا لگا کہ اگر بندوں کے حقوق ادا نہ کیے جائیں تو خدا کی عبادت کے کیا معنی؟ میرا یہاں آنے سے پہلے یہی خیال تھا کہ اسلام بنیاد پرست انتہا پسندی کی تعلیم دیتا ہوگا۔ لیکن آج کی تقریب نے میرے ذہن کو اسلام کے بارے میں منفی فکر سے پاک کر دیا ہے اور میں اسلام کی امن اور محبت کی تعلیم سے بہترین رنگ میں آگاہ ہوئی ہوں۔ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ آپ کی جماعت واضح طور پر اپنے آپ کو انتہا پسندی اور بگڑے ہوئے تصورِ اسلام سے دور رکھنے اور بچانے میں کامیاب رہی ہے۔

ایک مہمان Mrs.Dr.Brunn جو پیشے کے لحاظ سے زرعی اکانومسٹ ہیں کہتی ہیں کہ خلیفہ کے خطاب میں مجھے عیسائیت کی پیار کی حقیقی تعلیم دکھائی دی ہے۔ آپکے الفاظ کی ساری دنیا میں تشہیر ہونی چاہئے۔

شہر Rauschenberg کے قائم مقام میئر Mr. Manfred Gunther نے کہا: مجھے پروگرام میں شامل ہو کر خوشی ہوئی اور میں خلیفہ کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر Brunn صاحب نے کہا کہ خلیفہ کے خطاب میں بیان کردہ نکات سے میں اتفاق رکھتا ہوں کیونکہ یہ میرے اپنے عیسائیت کے اخلاقی عقائد سے مطابقت رکھتے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ صوبہ ہیسن کے وزیر اعلیٰ کی حضور انور سے ملاقات ہو۔

ریڈ کراس کے قانونی مشیر نے حضور انور کے خطاب کے بعد کہا ’’خلیفہ کو میں ایک باپ کی طرح محسوس کرتا ہوں‘‘

ایک مہمان Mrs. Barbara Buse نے کہا: خلیفہ کا پیغام آج کے تاریک دور میں آسمان پر ایک شمع کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب خلیفہ نے انسانیت کے بارے میں بات کی تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ یہ ہمارے لیے بڑی عزت افزائی ہے کہ اتنی بلند مقام ہستی ہمارے درمیان موجود ہے۔ موصوفہ کو حضور انور سے ملاقات کا بھی موقع ملا۔ ملاقات کے بعد کہنے لگیں کہ میرا سارا بدن اور دل کانپ رہے تھے۔ میں اپنے جذبات بیان نہیں کر سکتی۔ یہ ہستی پوپ جیسی نہیں بلکہ اس سے مختلف ہے جس میں عاجزی اور انکساری پائی جاتی ہے۔

ایک مہمان خاتون Mrs. Claudia Heerklotz نے کہا: میں خلیفہ سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ آپ کا خطاب بہت عمدہ تھا۔ جس بات کا مجھ پر بہت اثر ہوا وہ اسلام کی رواداری کی تعلیم ہے۔

ایک مہمان Mr. Michal Platen نے کہا: میں اس نرسری میں کام کرتا ہوں جس نے اس جگہ کو ہموار کیا۔ آج دوپہر جب میں یہاں کام کے لیے آیا تو لگتا تھا کہ آج شام تک کام مکمل نہیں ہوگا اور اس جگہ کو سنگ بنیاد کی تقریب کیلئے تیار کرنے میں مزید تین ہفتے درکار ہیں۔ اس لئے میں یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا ہوں کہ کام اتنا جلدی مکمل کیسے ہو گیا۔ مگر میں خوش ہوں کہ کام مکمل ہو گیا۔ خلیفہ کا خطاب بہت عمدہ تھا جس میں متعدد مضامین بیان ہوئے۔ خطاب کے اس حصہ سے میں بہت متاثر ہوا ہوں جس میں اسلام کی مذہبی رواداری کی تعلیم بیان ہوئی ہے۔ میں اور کسی ایسے مذہب کو نہیں جانتا جس کی ایسی تعلیم ہو۔ ان میں سے ہر ایک اپنے مذہب تک ہی محدود ہے اور دوسرے مذاہب سے تعلق پیدا کرنے کی کوئی کوشش نہیں۔

شہر ماربرگ کی ایک سرکاری ملازمہ نے کہا: حضور انور نے کو انسانیت سے محبت کے پہلو کو اُجاگر کیا، اس نے ان کے دل پر گہرا اثر کیا۔ بطور عیسائی ان کیلئے ہمسائے کے حقوق بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ ہر شخص اس لمحہ کی تلاش میں تھا کہ وہ خلیفۃ المسیح کی ایک جھلک دیکھ لے۔

ماربرگ کے ایک Day Care Facility Centre کی مینجنگ ڈائریکٹر نے کہا: اگر کسی مسلمان جماعت کو مسجد بنانے کی اجازت ہونی چاہئے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔

میئر کے دفتر کی ایک سٹاف ممبر نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے وہ سب باتیں کیں جن کی خواہش لے کر وہ اس پروگرام میں شامل ہوئی تھیں۔ حضور کا پیغام محبت کا تھا۔ موصوفہ نے کہا کہ میں حضور کی تقریر کا ایک کان سے ترجمہ سن رہی تھی اور دوسرے کان سے حضور انور کے اصل الفاظ سن رہی تھی تا کہ حضور انور کی اصل آواز بھی میرے کان میں پہنچے۔ حضور انور کی آواز میں بھی بہت محبت اور امن جھلک رہا تھا۔

ایک بزرگ مہمان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے سے قبل کہا کہ میری ساڑھے چھ بجے ایک اپوائنٹمنٹ ہے اس لیے میں خلیفہ کا خطاب نہ سن پاؤں گا۔ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے دوست بتاتے ہیں کہ حضور انور کا خطاب جاری تھا۔ جب ساڑھے چھ بجے تو مجھے کہنے لگے کہ خلیفہ کا خطاب اتنا اچھا ہے اور میں بہت متاثر ہوا ہوں اب مجھے جانا ہے اور اپنا ہیڈ فون بند کر کے رکھ دیا۔ مجھے اور بھی فکر لگ گئی کیونکہ ہم حضور کے سامنے والے ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے اور یہ دوست اگر سامنے سے اُٹھتے تو بے ادبی ہوتی۔ اللہ جانے ان کے دل میں کیا آیا انہوں نے پھر اپنا ہیڈ فون پکڑا اور اپنے کانوں کو لگا لیا اور حضور کا پورا خطاب سن کر گئے اور جاتے وقت شکریہ ادا کیا اور اظہار کیا کہ

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

میں نے آج تک اس جیسا اچھا مذہبی پروگرام نہیں دیکھا اور خلیفہ کے خطاب نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔

ملک فن لینڈ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اپنے نو سالہ بیٹے کے ہمراہ اس تقریب میں شامل ہوئی۔ موصوفہ کہنے لگیں کہ اپنے چھوٹے بیٹے کو ساتھ لیکر آئی ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ اس کے کان میں بھی خلیفۃ المسیح کی آواز پڑے اور ان کی پیش کردہ تعلیمات سے کچھ سیکھ سکے اور آپ لوگوں جیسا خدا کا نیک وجود بن سکے۔ موصوفہ نے کہا کہ خلیفۃ المسیح جب اسٹیج پر تشریف لائے تو مجھے لگا کہ شاید آپ کے خلیفہ سخت طبیعت کے مالک ہوں گے۔ مگر وہ تو بہت ہی نرم اور پُرسکون طبیعت کے معلوم ہوتے ہیں۔ میں خلیفہ کے خطاب سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ یہی میرے نزدیک سچا اسلام ہے اور باقی تمام مسلمانوں کو انہی کے پیچھے چلنا چاہئے۔ خاص طور پر خلیفہ نے رواداری اور ہمسایوں کے حقوق کے متعلق جب اسلامی نکتہ نگاہ پیش کیا تو مجھ پر بہت اثر ہوا۔ آپ کا یہ پیغام اور یہ تعلیمات ہرگز غلط نہیں ہوسکتی۔ موصوفہ نے کہا کہ اب میری خواہش ہے کہ آپ کی جماعت میں سے کوئی امام یا کوئی شخص میرے اس نو سالہ بیٹے کو قرآن کریم پڑھنا سکھا دے میں چاہتی ہوں کہ یہ قرآن پڑھے اور نیک فطرت بنے۔

لارڈ میئر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح ایک پُرحکمت انسان لگتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت خوبصورت تھا اور آپ کا امن پسند کیریکٹر آپ کے خطاب کے مضمون کی تصدیق کرتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمانوں پر اتنے زیادہ غلط الزام لگائے جاتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے جواب میں دلائل دینے پڑ جاتے ہیں حالانکہ اگر کوئی مغربی دنیا کا بندہ یا عیسائی اگر کوئی ظالمانہ حرکت کرے جیسے ناروے میں ایک قاتل نے عیسائیت کے نام پر قتل کیے تھے تو کوئی بھی نہیں کہتا کہ اس مذہب کا قصور ہے۔

ایک مہمان خاتون Kerstin صاحبہ جو صوبہ کی ایم پی ہیں انہوں نے کہا کہ ان کے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہنے کا موقع ملا اور ان سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ خلیفۃ المسیح بہت سوچ سمجھ رکھنے والے انسان لگتے ہیں اور الفاظ کا انتخاب بڑی حکمت سے کرتے ہیں۔ آپ میں سکون اور امن محسوس ہوتا ہے۔ آپ نہایت harmonic اور sovereign انسان لگتے ہیں۔

فلپ صاحب جو ماربرگ یونیورسٹی میں لٹریچر پڑھ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ تقریب بہت کامیاب ہے اور یہاں پر بہت اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ خلیفۃ المسیح بہت بصیرت والے انسان لگتے ہیں جو ایمان کے اوتار ہیں۔ آپ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ بہت گہری سوچ کے مالک ہیں۔ یہ امر بڑا واضح طور پر محسوس ہوتا ہے کہ آپ جو بھی فرماتے ہیں آپ اس پر خود عمل بھی کرتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کے بیانات کو قوانین کی کتب میں شامل کر لینا چاہئے۔

ایک خاتون مہمان Simone Irle نے کہا خلیفۃ المسیح میں ایک خاص قسم کا رعب ہے۔ خلیفۃ المسیح نے امن اور محبت اور مذاہب کی ایک دوسرے سے رواداری کے حوالہ سے فرمایا ہے کہ کسی کو بھی اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اس بات نے مجھ پر بہت گہرا اثر کیا ہے۔

ایک مہمان Maximilian نے کہا کہ اس تقریب میں ایک گھریلو ماحول ملا ہے۔ خلیفۃ المسیح نہایت پُرسکون انسان معلوم ہوتے ہیں جن کو اپنا مافی الضمیر بہترین طور پر پیش کرنا آتا ہے۔ آپ کے خطاب کی سب سے اہم بات یہ تھی کہ سب کو آپس میں امن اور رواداری سے رہنے کی کوشش کرنی چاہئے تو سب انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

ایک مہمان Wieland Stotzle نے کہا کہ یہ ایک بہت دوستانہ ماحول ہے۔ انہیں خاص طور پر مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کا طرز بہت پسند آیا۔ وہ اس بات سے بہت متاثر تھے کہ ساتھ ساتھ ترجمہ بھی کیا جا رہا تھا۔ خلیفۃ المسیح بہت خاص انسان ہیں اور جو خلیفۃ المسیح نے امن اور رواداری کے حوالہ سے فرمایا بہت پسند آیا۔

ایک مہمان خاتون Rufman نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نہایت پُراثر انسان ہیں۔ ان کو بہت اچھا لگا کہ خلیفۃ المسیح نے حقیقی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں میں فرق بیان فرمایا جو اسلام کے نام پر غلط حرکتیں کر رہے ہیں۔

ایک مہمان خاتون Metzger نے کہا جب انہیں دعوت ملی تو شروع میں بطور خاتون وہ کچھ ہچکچا رہی تھی۔ لیکن ادھر آ کر یہ بات بالکل الٹ ثابت ہوئی اور انہیں یہاں سکون ملا۔ موصوفہ نے کہا کہ ان کے شہر میں کچھ ترکی کمیونٹی کے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو معاشرے سے الگ رکھتے ہیں۔ اس خاتون نے کہا کہ خلیفہ صاحب بہت ہی نرم دل محسوس ہو رہے ہیں جن کی رائے بہت عمدہ ہے۔ وہ حیران تھی کہ خلیفۃ المسیح نے جو امن اور اتحاد کی باتیں کی ہیں یہ بہت اہم ہیں اور انہیں پسند آئی ہیں۔ اس طرح سے معاشرے میں بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔ انہیں یہ بھی اچھا لگا کہ عورتوں نے بھی سنگِ بنیاد کے لیے اینٹ رکھی۔

ایک مہمان Manfred Wittig جو ہائی اسکول کے استاد ہیں نے کہا کہ آج کے پروگرام میں مہمان نوازی بہت اعلیٰ تھی۔ اس نے کہا کہ خلیفۃ المسیح سے ایک رعب ظاہر ہوتا ہے۔ جو خطاب انہوں نے کیا وہ بہت ہی لطیف تھا اور بطور عیسائی وہ ان تمام باتوں کی تصدیق کر سکتا ہے جو اس نے سنی ہیں۔ انہیں بہت اچھا لگا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام مذاہب نے پیار اور بھائی چارہ کی تعلیم دی ہے۔

ایک مہمان Martin Jenneman جو ہائی اسکول کے استاد ہیں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح بہت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ اس نے کہا خلیفۃ المسیح سے ایک رحم دلی اور پیار ظاہر ہو رہا تھا اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ جو باتیں آپ کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے جو رواداری کی بات کی ہے یہ بھی ان کے فعل سے نظر آتی ہے۔

ایک مہمان Frandt صاحب نے کہا کہ انہیں اس پروگرام کا ماحول بہت پسند آیا۔ خلیفۃ المسیح ایک بہت پُرسکون اور امن پسند شخصیت محسوس ہو رہے تھے۔

ایک مہمان Stefan Jesberg نے کہا کہ خلیفۃ المسیح ایک متوازن اور دوستانہ انسان معلوم ہوتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح میں انسانی اچھائیاں جمع معلوم ہوتی ہیں۔ سنگِ بنیاد کی تقریب پر مسلمان خواتین اور بچوں کو بھی سنگِ بنیاد رکھنے کا موقع دیا گیا اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔

ایک مہمان خاتون Edith نے کہا کہ ہمسائیگی کے بارہ میں جو تعلیم خلیفۃ المسیح نے پیش کی وہ بہت زبردست ہے۔ عیسائی ہوتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کاش ہمارے ہاں بھی ایسی تعلیم ہوتی۔

ایک مہمان Martin نے کہا کہ عورتوں کے حقوق کو جس طرح سے خلیفۃ المسیح نے بیان کیا ہے وہ بہت بہتر ہے بنسبت ان کلچروں کے جہاں عورت کے سب حقوق سلب کیے جاتے ہیں۔

ایک مسلمان دوست جو تقریب کے دوران دوسری لائن میں خاموشی سے بیٹھا ہوا حضور انور کا خطاب سن رہا تھا۔ بعد ازاں موصوف کو حضور انور سے مصافحہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تو حضور انور کے مبارک وجود سے اتنا متاثر ہوا کہ اپنے جذبات پر قابو ہی نہ پا سکا اور بے اختیار اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کہنے لگا کہ مجھ جیسے ناچیز شخص کو اتنی بڑی شخصیت سے ہاتھ ملانے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنے جذبات بیان کرسکوں۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی کوریج

مسجد رونہائم اور مسجد ماربرگ کے سنگِ بنیاد کے موقع پر جرمنی کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے بڑے وسیع پیمانے پر کوریج دی۔ اس الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی تفصیل یہ ہے کہ ایک ٹی وی چینل اور 22 اخبارات کے ذریعہ مسجد رونہائم اور مسجد ماربرگ کے سنگِ بنیاد کی 26 خبریں ایک کروڑ 89 لاکھ 90 ہزار 789 افراد تک پہنچیں۔

تعداد	ٹی وی چینل
	Rheinland Pfalz/Hessen
تعداد	**اخبارات**
174158	Allgemeine Zeitung
1274500	Arcor
9132186	Bild.de
146620	Echo onlin
3833239	FAZ.net
3956478	Focus online
778	Gelnhauser Tageblatt
46296	Giebener Anzeiger
	Hochster Kreisblatt
7191	Kreis-Anzeiger
529	Lauterbacher Anzeiger
44135	Mittelhessen.de
	Nassauische Neue Presse
	Neu Isenburger Neue Press
33579	Oberhessische Presse
12445	Oberhessische Zeitung
	Russelsheimer Echo
220110	Schwabische.de
	Taunus Zeitung
1814	Usinger Anzeiger
83920	Wiesbadener Kurier
22929	Wormser Zeitung
18990907	**کل تعداد**

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

(آن لائن اخبار schwaebische.de نے اپنی انٹرنیٹ کی اشاعت میں اس سرخی کے ساتھ خبرنشر کی کہ ”مسجد کا افتتاح نرم مزاج خلیفہ“ دوسری سرخی یہ لگائی کہ ”آگس برگ میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر Bavaria کے لوگوں کا اجتماع“۔ تیسری سرخی یہ لگائی کہ ”بے ہنگم داڑھیوں کا اسلام نہیں“)

اکثر جرمنوں پر یہ تاثر ہے کہ اسلام ایک محدود حلقے کی طرح ہے۔ بہتوں کو اسلام میں خطرہ بھی نظر آتا ہے۔ لیکن مختلف مسلمانوں کے درمیان کس قدر فرق ہے اس کا اندازہ گزشتہ دنوں جنوب کے علاقوں میں لگایا جا سکتا تھا۔ والڈز ہوٹ اور آگس برگ میں جماعت احمدیہ نے نئی مساجد کا افتتاح کیا۔ مخالفت زیادہ ترسُنّی حلقوں کی طرف سے ہوئی۔

اس جماعت کو قریب سے دیکھنا ایک خوشگوار تجربہ ہے۔ آگس برگ کے محلے Oberhausen میں بچے جشن کے لباس پہنے خوشی اور نیکی کے نغمے گا رہے تھے۔ نوجوان مرد خوبصورت سوٹ میں ملبوس عیسائی مہمانوں کی طرح میزبانی کر رہے تھے کہ گویا ان میں سے ہر ایک مہمان خصوصی ہو۔ دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ پھر جماعت کے خلیفہ تشریف لاتے ہیں۔ حضرت مرزا مسرور احمد، سارے دنیا میں پھیلے ہوئے کم و بیش سو ملین احمدیوں کے منتخبہ امام ہیں۔ اگر schwaben کے علاقے کا سفر صرف جماعت کے خلیفہ کو دیکھنے کے لیے کیا جاتا تو یہ بھی کافی تھا۔ آپ کی شخصیت پُراثر ہے۔ 66 سال آپ کی عمر ہے، اور آپ غیر متزلزل بشاشت کے حامل ہیں۔

یہ کوئی بے ہنگم داڑھیوں اور ایسے نوجوانوں کا اسلام نہیں ہے جو بندوق اُٹھائے (اگر ممکن ہو تو کٹے ہوئے سروں کے ساتھ) تصویریں کھنچواتے ہیں۔ احمدیوں پر تو خود ان کے وطن پاکستان میں قدغن ہے۔ ان کو تکلیفیں دی جاتی اور قتل کیا جاتا ہے۔ ان کا جرم صرف اتنا ہے کہ وہ محمد ﷺ کے بعد بھی کسی مصلح کی آمد کو ممکن تصور کرتے ہیں۔

آپ غیر متزلزل شفقت کے ساتھ کہتے ہیں کہ اسلام محبت کا مذہب ہے۔ نفرت کا نہیں۔ احمدیوں کو نفرت کا سامنا ہے۔ بعض ممالک میں احمدی ہونا زندگی کے لیے خطرہ ہے۔ خلیفہ اس وجہ سے پاکستان میں نہیں بلکہ لندن میں رہتے ہیں۔ جرمنی میں آپ کی رہائش جماعت کے مرکز فرنکفرٹ میں ہوتی ہے۔

آگس برگ میں جماعت کی مسجد میں فن تعمیر کے اعتبار سے کئی خوبیاں ہیں۔ تعمیر میں سادگی نمایاں ہے۔ خواہ نیلے شیشے سے بنا گنبد ہو یا مناسب رنگ میں لکھی ہوئی تحریریں۔ مردوں اور عورتوں کے ہال الگ الگ ہیں۔ تقریب کے دوران مرد اور عورتیں الگ الگ مارکی میں بیٹھے ہوئے تھے۔

گرین پارٹی کی Christine Kamm اس تقریب سے بہت متاثر ہوئی ہیں۔ جس میں سادے اور معیاری کھانے پیش کیے گئے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ یہ ہمارے لیے ایک مفید اضافہ ہے۔ نائب میئر Stephan Kafer اپنے میزبانوں کو امن کے پیامبر کہتے ہیں۔ سب لوگ اس شہر میں خوش نظر آ رہے ہیں۔ یہ شہر مذہبی امن کا شہر ہے۔ خلیفہ اپنے خطاب میں یہ بتا رہے ہیں کہ آج کے دور میں کلیسا، یہودی عبادت گاہیں اور مساجد، یہ سب خطرے میں ہیں کیونکہ انسان کا خدا پر ایمان قائم نہیں رہا۔ آپ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا سب انسانوں کا خدا ہے۔ اور آخر میں کہتے ہیں کہ ہم اچھے یا برے انسان ہیں یہ فیصلہ خدا ہماری موت کے بعد خود فرمائے گا۔

(اخبار Allgemeine Zeitung Mainz نے اپنی 18 اپریل 2017 کی اشاعت میں اس سرخی کے ساتھ خبرنشر کی کہ ”احمدی دو نئی مساجد بنائیں گے“)

احمدیہ مسلم جماعت صوبہ hessen میں دو نئی مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ جماعت کے امام (حضرت) مرزا مسرور احمد منگل کی شام کو رونہائم میں ایک مینار والی مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ بدھ کو جماعت کے خلیفہ ماربرگ میں سنگ بنیاد رکھنے کیلئے تشریف لائیں گے۔ گزشتہ جمعہ کو ہزاروں احمدیوں نے رونہائم میں جماعت کے خلیفہ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی۔ خلیفہ لندن میں رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر اپنے بیان کے مطابق کئی ملین افراد پر مشتمل ہے۔ جرمنی میں جماعت کے ممبران کی تعداد 45 ہزار ہے جن میں سے پندرہ ہزار صوبہ Hessen میں رہتے ہیں۔ یہ بات جماعت جرمنی کے امیر، عبداللہ واگس ہاؤزر نے منگل کے روز فرینکفرٹ میں جماعت کے خلیفہ کی آمد کے موقع پر بتائی۔ جرمنی میں 51 مساجد میں سے آدھی ہیسن میں ہیں۔ پہلی مسجد ہمبرگ میں 1954 میں بنائی گئی۔ جبکہ دوسری مسجد 1959 میں بنائی گئی جو نور مسجد کے نام سے جانی جاتی ہے۔ فرینکفرٹ ہی میں جماعت جرمنی کا مرکز بھی موجود ہے۔ جرمنی میں کل سو مساجد بنانے کا منصوبہ ہے۔ جبکہ اس وقت تقریباً دس مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کام جاری ہے۔

(اخبار Frankfurter Allgemeine نے اپنی 18 اپریل 2017 کی اشاعت میں اس سرخی کے ساتھ خبرنشر کی کہ ”خلیفہ جماعت کے ساتھ سنگ بنیاد کی تقاریب“ دوسری سرخی یہ لگائی کہ ”جماعت احمدیہ دو نئی مساجد تعمیر کر رہی ہے“)

منگل کو رونہائم میں اور بدھ کو ماربرگ میں احمدیہ مسلم جماعت ہیسن میں بیک وقت دو مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ ہیسن میں جماعت کے 15 ہزار ممبران ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت صوبہ ہیسن میں دو نئی مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ جماعت کے امام (حضرت) مرزا مسرور احمد منگل کی شام کو رونہائم میں ایک مینار والی مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ بدھ کو جماعت کے خلیفہ ماربرگ میں سنگ بنیاد رکھنے کیلئے تشریف لائیں گے۔ گزشتہ جمعہ کو ہزاروں احمدیوں نے رونہائم میں جماعت کے خلیفہ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی۔ خلیفہ کی رہائش لندن میں ہے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر اپنے بیان کے مطابق کئی ملین افراد پر مشتمل ہے۔ جرمنی میں جماعت کے ممبران کی تعداد 45 ہزار ہے جن میں سے پندرہ ہزار صوبہ ہیسن میں رہتے ہیں۔ یہ بات جماعت جرمنی کے امیر عبداللہ واگس ہاؤزر نے منگل کے روز فرینکفرٹ میں جماعت کے خلیفہ کی آمد کے موقع پر بتائی۔ جرمنی میں 51 مساجد میں سے آدھی ہیسن میں ہیں۔ پہلی مسجد ہمبرگ میں 1954 میں بنائی گئی۔ جبکہ دوسری مسجد 1959 میں بنائی گئی جو نور مسجد کے نام سے جانی جاتی ہے۔ فرینکفرٹ ہی میں جماعت جرمنی کا مرکز بھی موجود ہے۔ جرمنی میں کل سو مساجد بنانے کا منصوبہ ہے۔ جبکہ اس وقت تقریباً دس مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کام جاری ہے۔

......☆......☆......☆......

20 اپریل 2017 (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 15 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی خدمت میں روزانہ دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط، فیکس اور ای میلز وغیرہ موصول ہوتی ہیں اور اسی طرح یہاں جرمنی کی مختلف جماعتوں کے افراد کی طرف سے بھی روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ ساتھ کے ساتھ یہ ساری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 148 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ آج ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرینکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ

Boeblingen، Moerfelden
Walldorf، Bad Hersfeld
Nidda، Bad Nauheim
آفن باخ، کوبلنز
Koeln، Bad Vilbel
Vechta، Eppertshausen
Dietzenbach، ویزبادن
Dreieich، Bensheim
Nauheim، رُسل ہیم
گیزن، Schluechtern
Ulm Donau

سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔ بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ Ulm Donau سے آنے والی فیملیز 310 کلومیٹر طے کر کے پہنچی تھیں۔ جرمنی کی جماعتوں سے آنے والی ان فیملیز کے علاوہ دوبئی اور پاکستان سے آنے والے احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ آج کا دن ان فیملیز کیلئے غیر معمولی سعادتیں اور برکتوں کا دن تھا جو چند گھڑیاں انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ اور ان کیلئے اور ان کے بچوں کیلئے یادگار لمحات تھے۔ ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کیلئے دعائیں حاصل کیں۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دُور ہونے کیلئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ بعضوں نے اپنے مختلف معاملات اور کاروبار کیلئے

Valiyuddin
+91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

رہنمائی حاصل کی۔طلباء وطالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کیلئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔غرض ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور یہ مبارک ساعتیں ان کیلئے آب حیات بن گئیں۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8بجکر 10 منٹ تک جاری رہا۔بعدازاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس اور مکرم عبدالسمیع صاحب نگران Maintenance بیت السبوح نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔

بعد ازاں کچھ دیر کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......

21 اپریل 2017 (بروز جمعہ)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام بیت السبوح سے قریباً 34 کلومیٹر کے فاصلہ پر رونہائم کے علاقہ میں وسیع وعریض مارکیز لگا کر کیا گیا تھا۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں اس سے قبل 14 اپریل کو گزشتہ جمعہ ادا کیا گیا تھا۔ رونہائم میں جماعت نے اپنی مسجد کی تعمیر کیلئے 2750 مربع میٹر کا قطع زمین خریدا ہوا ہے۔اس قطع زمین پر اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں تین مارکیز لگا کر 6ہزار افراد جماعت کیلئے نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔جماعت کے اسی قطعہ زمین میں 18 اپریل بروز منگل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت رونہائم کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔تینوں مارکیز کی وسعت اور محدود جگہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور ہدایات کی روشنی میں انتظامیہ نے فرینکفرٹ کے اردگرد ایک محدود علاقہ تک کی جماعتوں کو رونہائم آنے کی ہدایت کی تھی اور باقی جماعتوں کیلئے یہی ہدایت کی گئی تھی کہ اپنے اپنے سینٹرز میں نماز جمعہ ادا کریں۔چنانچہ اس بار 6ہزار کے لگ بھگ افراد جماعت نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوپہر ڈیڑھ بجے بیت السبوح سے روانہ ہوئے اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد دو بجے یہاں تشریف آوری ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ مارکی میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔(خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر کے شمارہ نمبر 19 مورخہ 11 مئی 2017 میں شائع ہو چکا ہے) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ براہ راست MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں live نشر ہوا اور اس کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی حسب طریق live نشر ہوئے۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ ونماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رونہائم سے واپس بیت السبوح، فرینکفرٹ کیلئے روانہ ہوئے اور 3بجکر 50منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

5بجکر 15منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور نیشنل سیکرٹری مال جرمنی مکرم طارق محمود صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی۔

بعدازاں 5بجکر 40منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب مرحوم کی تعزیت کیلئے ان کے بیٹے عبدالغفور ڈوگر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔عبدالعزیز ڈوگر صاحب کی 11 جنوری 2016 کو وفات ہوئی تھی۔مرحوم کی عمر 87 سال تھی۔آپ ماسٹر چراغ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016 میں مرحوم کا ذکر خیر فرمایا تھا اور بتایا تھا کہ مرحوم کو ساری عمر جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ ابتداء میں تقریباً 31 سال حضرت مصلح موعودؓ کے قائم کردہ دواخانہ خدمت خلق میں کام کیا۔حضرت مصلح موعودؓ نے خود ہی ان کو طب سکھائی تھی۔اسی طرح آپ کو وفات تک مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملتی رہی۔بعدازاں 6بجکر 45منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت السبوح تشریف لے آئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی وصدرات لجنہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق آج نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور لجنہ کی تمام مجالس کی صدرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔ میٹنگ کا انتظام سپورٹس ہال میں کیا گیا تھا۔ 6بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور میٹنگ کے آغاز میں دعا کروائی۔ اس میٹنگ میں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ جرمنی کی 25 ممبرات کے علاوہ 26 ریجنل صدرات اور 257 مقامی مجالس کی صدرات شامل تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل جنرل سیکرٹری سے مجالس کی تعداد اور ان مجالس کی طرف سے موصول ہونے والی ماہانہ رپورٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔اس پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ مجالس کی تعداد 271 ہے اور باقاعدہ رپورٹس بھجوانے والی مجالس کی تعداد 256 ہے، یعنی اوسطاً 95 فیصد ہے۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری نے بتایا کہ ایسی دو مجالس ہیں جنہوں نے گزشتہ تین ماہ سے کوئی رپورٹ نہیں بھجوائی۔حضور انور نے ان دونوں مجالس کی صدرات سے رپورٹس نہ بھجوانے کی وجہ دریافت فرمائی اور باقاعدگی سے ہر ماہ رپورٹ بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پوسٹل ایڈریس یا فیکس یا ای میل پر بھجوایا کریں۔حضور انور نے فرمایا کام تیزی سے ہونا چاہئے اور رپورٹس موصول ہونے کے بعد ان پر تبصرہ سات دنوں کے اندر صدر لجنہ کے دستخط کے ساتھ مجالس میں پہنچ جانا چاہئے۔صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ رپورٹ ہر اگلے ماہ کی 10 تاریخ تک آتی ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا جو صدرات مجالس 10 تاریخ تک رپورٹ بھجواسکتی ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر کے بتائیں۔ اس پر صدرات نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے اور بتایا کہ وہ رپورٹس تیار کر کے 10 تاریخ تک بھجواسکتی ہیں۔

حضور انور نے نیشنل سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ وہ سال میں کتنے امتحان لیتی ہیں؟ اس پر سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ ہم سہ ماہی امتحان لیتے ہیں اور امتحان دینے والی ممبرات کی تعداد 45 فیصد ہے۔سیکرٹری تعلیم نے حضور انور کی خدمت میں رہنمائی کی درخواست کی کہ اس تعداد کو کیسے بڑھایا جائے۔اس پر حضور انور نے فرمایا بعض عورتوں کے گھریلو مسائل اور بچے چھوٹے ہوتے ہیں۔سال میں ایک امتحان میں بھی شامل ہو جایا کریں۔

بعدازاں حضور انور نے سیکرٹری تجنید سے تعداد کے لحاظ سے بڑی مجلس کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ریجنل صدر فرینکفرٹ سے فرینکفرٹ کی تعداد دریافت فرمائی۔اس پر ریجنل صدر نے بتایا کہ فرینکفرٹ ریجن کی تجنید 847 ہے اور ریجن میں 15 مجالس ہیں۔ بعدازاں حضور انور نے ہمبرگ کی مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔اس پر یہ بتایا گیا کہ ہمبرگ کی 15 مجالس ہیں اور تجنید 808 ہے اور وہاں کی سب سے بڑی مجلس بیت الرشید ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تبلیغ سے بیعتوں کا ٹارگیٹ دریافت فرمایا۔اس پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہمارا اسپیشل ٹارگیٹ نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ تک آپ کیلئے 100 بیعتوں کا ٹارگیٹ ہے اور جولائی تک تین ماہ کا عرصہ ہے۔ اپنے گھر، عاملہ سے شروع کریں اور تب فعال صدرات کو کہہ سکتی ہیں اور آپ کے پاس 1800 داعیات الی اللہ ہیں۔100 بیعتوں کے ٹارگیٹ کو آپ ان پر تقسیم کریں تو ہر اٹھارہ ممبرات کو ایک بیعت کا ٹارگیٹ دیں۔حضور انور نے فرمایا ایک ایسا بروشر پمفلٹ بنائیں جس میں ختم نبوت کا مطلب، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل، چاند سورج گرہن کا نشان، خلافت کی اہمیت وغیرہ کے حوالہ سے ایک دو جملوں میں بنیادی علم حاصل ہو سکے اور تبلیغ کیلئے ممبرات اس سے استفادہ کرسکیں۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ سہ ماہی رسالہ ''خدیجہ'' ناصرات کا رسالہ ''گلدستہ'' اور الفضل انٹرنیشنل میں خدیجہ کے 4 صفحات پر مبنی شمارہ شائع ہوتا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی کل تجنید 13 ہزار 500 ہے۔کیا آپ یہ معلومات دے سکتی ہیں کہ کتنی اردو اور کتنی جرمن پڑھنے والی ہیں اور اسی طرح اردو، انگریزی، جرمن کتنی لکھنا پڑھنا جانتی ہیں؟ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اسکو اپنے رپورٹ فارم میں شامل کرلیں اور یہ معلومات اکٹھی کریں۔

حضور انور نے نیشنل سیکرٹری تربیت سے پردہ کے معیار کے بارہ میں دریافت فرمایا اور جملہ حاضر صدرات سے دریافت فرمایا کہ کیا جو صدرات میرے سامنے بیٹھی ہیں کیا وہ اسی حلیہ میں باہر بھی ہوتی ہیں؟ اس پر صدرات نے یک زبان ہو کر اس امر کی تائید کی۔حضور انور نے فرمایا کہ بالوں کو cover نہ کرنے کی شکایات آتی ہیں۔مجالس کی عاملہ میں سر پہ حجاب لینا، بال ڈھانکنا، لمبا کوٹ پہننا یہ کم سے کم حیاء

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

ہے۔حضور انور نے فرمایا ’’الحیاء من الایمان‘‘ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ اصل حیاء یہ ہے کہ سرڈھانکو اور اپنی چادریں اوڑھو،جسم کے اعضاء ظاہر نہ ہوں، ڈھیلا ڈھالا لباس ہو۔ بہت ساری جماعت میں نئی آنے والی یہ شکوہ کرتی ہیں کہ حیاء کے معیار اچھے نہیں ہیں۔اب یہ جرمن خاتون سامنے بیٹھی ہیں اس نے اپنا سر اچھی طرح ڈھانپا ہوا ہے۔حضور انور نے فرمایا ایسی ممبرات جن کو سیکرٹری بنا دیا جاتا ہے ان کی تربیت کے معیار ایسے نہیں ہوتے تو انہوں نے دوسروں کی تربیت کیا کرنی ہے۔اس لئے اپنی پسند کی عاملہ نہ بنائیں، یہ دیکھیں کہ آیا وہ اپنے شعبہ کی Requirement کو پورا کر رہی ہے۔ اگر سیکرٹری تعلیم ہے تو دینی علم ہو مطالعہ کرنے والی ہو، سیکرٹری تبلیغ ایسی ہو جسکا تبلیغ کا شوق ہو، سیکرٹری ضیافت کیلئے ایسی ممبر ہوں جن کو مہمان نوازی کا شوق ہو۔

حضور انور نے نیشنل سیکرٹری تربیت سے استفسار فرمایا کہ تربیتی سیمینار کا کیا فائدہ ہوا۔کیا آپ نے کبھی feedback لیا؟ حضور انور نے صدرات سے بھی اس بارہ میں دریافت فرمایا اس پر ایک ریجنل صدر نے سیمینار کے بارہ میں مثبت رنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہت سی مائیں ایسی ہیں جو پڑھی لکھی نہیں ہیں۔ ان کی آپس میں بیٹیوں سے دوستی ہونی چاہئے۔ دوستی ہوگی تو مسائل حل ہوں گے۔ بہت سی مائیں ذاتوں میں الجھی ہوئی ہیں۔کوئی بٹ ہے، چوہدری ہے تو اس لحاظ سے ماؤں کو ٹریننگ دیں۔ یہ چیز بھی ساتھ ساتھ ہے اس پہ نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

تربیت کے شعبہ کا یہ کام بھی ہے کہ جو لڑکیاں بہت جلد خلع کی درخواستیں دے دیتی ہیں انہیں سمجھائیں کہ جلد بازی نہ کیا کریں۔

حضور انور نے سیکرٹری ناصرات کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ناصرات کیلئے ایسے پروگرام بنائیں جو ان کی دلچسپی کیلئے ہوں۔نیشنل اجتماعات پر بھی ناصرات کے علیحدہ پروگرام ہوں۔ علیحدہ مارکی ہو، ناصرات کیلئے تقریروں وغیرہ کا پروگرام ہو، بڑوں کے لیکچر ہوں اور صدر لجنہ کی تقریر ہو، جرمن میں ان کو سمجھائیں کہ ان کو سمجھ آئے۔ ناصرات کو Innvolve کریں۔ان کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہماری ایک مجلس ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری خدمت خلق سے ان کے کاموں اور پراجیکٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر سیکرٹری خدمت خلق نے بتایا کہ ہمارے پروگراموں میں بلڈ ڈونیشن کیمپ، مہاجرین کی امداد، جہیز فنڈ میں معاونت اور لجنہ ہیلپ لائن شامل ہیں۔

شعبہ تحریک جدید اور وقف جدید نے اپنے اعداد وشمار بتائے اور جماعت کی طرف سے موصول شدہ ٹارگیٹ کے بارہ میں بتایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محاسبہ سے اس شعبہ کے تحت ہونے والے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے کمانے والی ممبرات کی تعداد اور لجنہ کے سالانہ بجٹ کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔جس پر سیکرٹری نے بتایا کہ کمانے والی ممبرات کی تعداد 1086 ہے اور لجنہ کا سالانہ بجٹ 7 لاکھ 89 ہزار 590 یورو ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معاونہ صدر (برائے وصیت) سے موصیات کی تعداد دریافت فرمائی۔اس پر معاونہ صدر نے بتایا کہ موصیات کی کل تعداد 5228 ہے۔حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو کمانے والی ممبرات ہیں ان کی وصیت کرنے کی کوشش کریں۔کمانے والی 1086 میں سے 500 وصیت کریں۔

حضور انور کے استفسار پر معاونہ صدر (شعبہ رشتہ ناتا) نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ایک سہ ماہی میں چار سے پانچ رشتے طے ہوجاتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ اس بات کا بھی جائزہ لیا کریں کہ کتنے رشتے قائم رہتے ہیں۔بعد ازاں ممبرات نے حضور انور کی اجازت سے سوالات کئے۔

ایک ممبر نے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی ممبر وعدہ لکھوانے کے بعد پورا نہ کرسکے تو کیا اس کیلئے بقایا ادا کرنا ضروری ہوگا؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جس نے شوق سے وعدہ لکھوایا اور کسی وجہ سے ادا نہیں کرسکی تو اگر لازمی چندہ معاف ہوسکتا ہے تو یہ تو طوعی چندہ ہے۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ اگر کوئی ممبر جماعتی چندہ ادا کرتی ہے لیکن تنظیمی چندہ ادا نہیں کرتی تو کیا وہ طوعی چندہ جات کی ادائیگی کرسکتی ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا دے سکتی ہے، لیکن وہ لجنہ کی عہدیدار نہیں بن سکتی ، یہ لجنہ کے قواعد وضوابط میں لکھا ہوا ہے کیونکہ وہ لجنہ کے چندہ کی ادائیگی نہیں کرتی۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ تقریباً 300 ایسی ممبرات ہیں جن سے رابطہ نہیں ہوتا۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان کے پاس تربیت کی سیکرٹری جائیں اور رابطہ کریں۔

ایک ممبر نے سوال کیا جماعتی سطح پر تحریک جدید، وقف جدید کے سیمینار ہوتے ہیں اور وعدہ جات کو بڑھانے کیلئے پرچیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا پرچیاں تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پرچیاں دے کر بھول جاتے ہیں اس کو چھوڑ دیں، اگر کوئی چندہ بڑھانا چاہتا ہے تو فارم پر لکھ کر بھیج دے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ ہم شہداء کے نام پہ چندہ دے سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا دے سکتے ہیں لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پہ، صحابہ کے نام پہ دیتے ہیں۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا وفات شدگان کا وصیت کا چندہ اولاد جاری رکھ سکتی ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا وہ معاملہ ختم ہوگیا۔اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ مجلس میں دو ممبرات ایسی ہیں جو تجنید میں تو شامل ہیں لیکن وہ چندہ کی ادائیگی نہیں کرتیں اور نہ اجلاسات میں شامل ہوتی ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا ان کی کسی عاملہ ممبر سے لڑائی تو نہیں؟ آپ رپورٹ میں بھی لکھا کریں۔ ان کے گھر جائیں۔ ان سے ملیں اور اگر ان کی کوئی سہیلی ہے، اس کے ذریعہ ان سے تعلقات بنائیں۔ جو ضائع ہو رہا ہے اس کو ضائع نہیں کرنا۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ ایسی ممبرات جو مسلسل جماعتی پروگراموں، اجلاسات میں نہیں آتیں۔ان کی وجہ سے صدر مقامی مجلس کے انتخابات میں مسائل ہوتے ہیں اور کورم پورا نہیں ہوتا۔اس پر حضور انور نے فرمایا آپ یہ لکھ دیا کریں کہ مستقل رابطہ میں نہیں ہیں ،اجلاسات میں نہیں آتیں۔ ایک آدھ کا مسئلہ ہے تو صدر لجنہ کو انتخاب سے قبل لکھ کر بھیج دیں کہ اس ممبر کا رابطہ بالکل نہیں ہے۔ اس لئے انتخاب کے دوران مجلس کی کل تجنید سے نکال دیں۔اس طرح آپ کے کورم پر اثر نہیں پڑے گا۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ جماعت نے 2023 میں ریڈیو چینل کھولنے کا ارادہ کیا ہے۔اس میں لجنہ کیسے مدد کرسکتی ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا اس میں لجنہ مدد کرسکتی ہے۔UK میں ہمارے ریڈیو (Voice of Islam) کی ٹیم ہے، لجنہ بھی اس میں حصہ لیتی ہے۔ان سے رابطہ کرلیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ جو وقف نو بچے اپنا وقف جاری نہیں رکھ پاتے کیا ان کو کوئی عہدہ دیا جاسکتا ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا دیا جاسکتا ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور مقامی مجالس کی صدرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے 8 بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 29 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سُنی اور بعد ازاں دعا کروائی۔

عزیزم حزیم عبد اللہ، نذیر احمد، خواجہ خاقان ناصر، عمر فاروق جوئیہ، نبیل احمد، شعیب خان، ذیشان عامر، طاہر یاسر کاہلوں، طلحہ غفّار، ذکی احمد عزیز، سعید احمد، اسماعیل رحمٰن، عبد المقیت، ملک مامور احمد، موحد احمد، حاشر احمد ساہی۔

عزیزہ قانتہ احمد، تانیہ رانا، مایا یوسف، اربیہ اعوان، یسریٰ شاہ، فاتحہ رائے، زائنہ چوہدری، انیقہ احمد، دانیہ سہیل، انجلا عظمت چٹھہ، سویرا، طوبیٰ ندیم، نگارش احمد۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
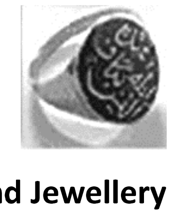

خطبہ نکاح
سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 اپریل 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ خلود مناع عودہ بنت مکرم مناع فواد عودہ صاحب کبابیر کا ہے جو عزیزم رضا احمد شاہ کے ساتھ طے پایا ہے۔

حضور انور نے دلہے سے دریافت فرمایا کہ نام رضا شاہ ہے یا رضا احمد شاہ؟ عرض کرنے پر کہ رضا احمد شاہ ہے۔ حضور انور نے ازراہ مزاح فرمایا: میں نے تمہیں رضا شاہ پہلوی بنا دیا اور پھر فرمایا: رضا احمد شاہ کینیڈا میں مربی سلسلہ ہیں ابن مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب کے ساتھ طے پایا ہے پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر۔

عزیزہ خلود مناع کبابیر کی رہنے والی ہیں اور یہ پرانے احمدی خاندان سے ہیں۔ اور عزیزم رضا شاہ حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کے نواسے کے پوتے ہیں۔ اور ان کے والد کا ننہال ان لوگوں میں شامل ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث پر عمل کرتے ہوئے روسی علاقوں ترکمانستان وغیرہ کی طرف سے بڑا لمبا پیدل سفر کیا اور برفوں پہ پیدل چلتے ہوئے اور بڑے بُرے حالات میں یہ خاندان قادیان پہنچا اور وہاں انہوں نے بیعت کی۔ عزیزم رضا شاہ کی دادی حضرت ڈاکٹر سید جنود اللہ شاہ صاحب کی بہن تھیں۔ اس لحاظ سے دونوں طرف سے یہ خاندان جماعت میں ایک پرانا خاندان ہے اور بڑی قربانیاں کرنے والا خاندان ہے۔ عزیز بھی مربی سلسلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اپنا وقف اور مربی ہونے کا اعزاز احسن رنگ میں نبھانے والے ہوں اور یہ رشتے جواب قائم ہو رہے ہیں دو خاندانوں کے، ایک فلسطین کے علاقہ کے اور ایک پاکستانی اور روسی علاقہ کا ملاپ، یہ ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب ہوں اور آئندہ بھی ان میں سے قربانیاں کرنے والی نیک نسلیں پیدا ہوتی رہیں۔

مکرم مناع فواد عودہ صاحب کو تو اردو نہیں آتی۔

پھر حضور انور نے لڑکی کے والد سے انگریزی میں اور لڑکے سے اردو میں ایجاب و قبول کروایا۔ اور پھر فرمایا: رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 21/اپریل 2017)

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23/اپریل 2017 بروز اتوار نماز مغرب وعشاء سے قبل بیت السبوح فرنکفرٹ (جرمنی) میں تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ رشیدہ سندھو صاحبہ

مکرمہ رشیدہ سندھو صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب ظفر سابق معلم وقف جدید مورخہ 22/اپریل 2017 بروز ہفتہ فریڈبرگ جرمنی میں بعمر 79 سال وفات پا گئی ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اسلامی شعار کی مکمل پابندی کرنے والی خاتون تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ کے بڑے بیٹے مکرم بشارت احمد ناصر صاحب (مرحوم) مربی سلسلہ تھے اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں فقہ کے استاذ تھے۔ مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم رفاقت احمد سندھو صاحب لندن اور ایک بیٹے مکرم حافظ مبارک احمد ناصر صاحب فریڈبرگ جرمنی میں مقیم ہیں۔ مرحومہ کے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم مدثر احمد صاحب

مکرم مدثر احمد صاحب ابن مکرم حنیف احمد صاحب ساکن Weiterstadt مورخہ 17/اپریل 2017 بروز سوموار بعمر 27 سال موٹر سائیکل حادثہ کے نتیجہ میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے والد اور ایک بھائی پاکستان میں ہیں جبکہ ان کی والدہ، دو بھائی اور تین بہنیں جرمنی میں مقیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم عبد الغفور بھٹی صاحب (آف کنری سندھ)

مکرم عبد الغفور بھٹی صاحب (آف کنری سندھ) 30/مارچ 2017 کو وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کنری میں جماعت کے پرائمری اسکول کے ابتدائی اساتذہ میں سے تھے۔ لمبا عرصہ امام الصلوٰۃ رہے۔ مرحوم موصی تھے اور تحریک جدید کے پنج ہزاری ممبران میں بھی شامل تھے۔ بہت مخلص، دیندار اور اچھے کردار کے حامل تھے۔ انہوں نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق پائی۔

(2) مکرمہ راشدہ ریحانہ صاحبہ

مکرمہ راشدہ ریحانہ صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد آصف صاحب مورخہ 12/مارچ 2017 کو اوسٹ ھائیم جرمنی میں 57 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں چھوٹی آپا کی پاشو کے نام سے مشہور تھیں۔ چھوٹی آپا نے ان کے ساتھ اپنے بچوں جیسا سلوک کیا۔ مرحومہ 1977 میں جرمنی آئی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ میں مقامی سطح پر مختلف خدمات کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور ان کی تدفین گروس گیراؤ جرمنی میں ہوئی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرم محمود احمد طاہر صاحب

مکرم محمود احمد طاہر صاحب 20/مارچ 2017 کو وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی بہت خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم محترم میاں ادریس صاحب اور مکرم و محترم میاں منصور احمد صاحب کے ساتھ کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

(4) مکرمہ قریش بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب مرحوم آف ریلوے کے ضلع سیالکوٹ)

31/مارچ 2017 کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بڑی صابرہ و شاکرہ نیک خاتون تھیں۔ تقریباً اکیس سال قبل خاوند کی وفات ہوئی، نہایت صبر کے ساتھ سب بچوں کو سنبھالا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عقیل احمد صاحب مربی سلسلہ سیرالیون کی والدہ تھیں۔

(5) مکرمہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب آف حیدر آباد، سندھ)

11/مارچ 2017 کو وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے جماعتی چندوں کی ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ صدقہ و خیرات بھی کرتی رہتی تھیں۔ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔ بچوں کی نیک تربیت کی۔ ایم.ٹی.اے پر خود بھی خطبہ سننے کا اہتمام کرتیں اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتیں۔ خلافت سے بہت محبت تھی۔ آپ ریٹائرڈ اسکول ٹیچر تھیں۔ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی ﷺ

● جماعت احمدیہ رام پور وہیرے کوپّا میں مورخہ 13ردسمبر 2016 کو مکرم قادر صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم اجمیر احمد صاحب اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ بچوں کا مقابلہ کوئز کروایا گیا۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد اکرام، معلم سلسلہ رام پور وہیرے کوپّا)

● جماعت احمدیہ چندر پور میں مورخہ 29رجنوری 2017 کو مکرم محمد منیر احمد صاحب امیر ضلع نظام آباد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ مکرم محمد حمید احمد غوری صاحب بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم منہاج احمد نے کی۔ نظم عزیزم مصور احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم عطاء اللہ صاحب صدر جماعت چندر پور مکرم غلام محمد صاحب اور مکرم محمد حمید احمد صاحب نے آنحضور ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شریف خان، مبلغ انچارج نظام آباد صوبہ تلنگانہ)

● جماعت احمدیہ ہاوڑہ میں مورخہ 12راپریل 2017 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر 5 تقاریر ہوئیں۔ مخالفین نے اس جلسہ میں رخنہ ڈالنے کی پوری کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل جلسہ نہایت کامیاب رہا اور مخالفین اپنی شرانگیزیوں میں ناکام رہے۔ (اکبر خان، مبلغ انچارج ہاوڑہ، صوبہ بنگال)

● جماعت احمدیہ ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید حافظ خالد احمد صاحب نے کی۔ عزیزم صباح الدین نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب، مکرم صابر علی صاحب، مکرم رشید خان صاحب، مکرم ابوطاہر منڈل صاحب، مکرم عطا الرحمان صاحب اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● جماعت احمدیہ گھٹیاری شریف میں بھی مورخہ 9راپریل 2017 کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت ونعت کے بعد سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔

● جماعت احمدیہ بانسرہ میں مورخہ 23راپریل 2017 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔

● جماعت احمدیہ نلکوٹ ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال میں مورخہ 24راپریل 2017 کو مکرم عبدالرؤف صاحب امیر ضلع کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد آنحضورؐ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ اسی جلسہ میں 200 کے قریب احباب جماعت اور غیر از جماعت دوست شامل ہوئے۔ (محمد خالد اشرف، مبلغ سلسلہ کبیرہ، بنگال)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

جماعت احمدیہ یلبرگہ میں مورخہ 12رفروری 2017 کو مکرم دستگیر صاحب صدر جماعت ہوسور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم اعجاز ساگر صاحب نے کی۔ مکرم سید طاہر صاحب عجب شیر نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ مکرم محمد اکرم صاحب معلم سلسلہ نے نظم پڑھ کر سُنائی۔ بعدہ مکرم محمد رفیق صاحب، مکرم اعجاز احمد ساگر صاحب اور خاکسار نے یوم مصلح موعود کی مناسبت سے تقریر کی۔ دوران تقاریر خدام واطفال وناصرات نے نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(راشد احمد، مبلغ انچارج کوپل، کرناٹک)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

● جماعت احمدیہ سورو میں مورخہ 23رمارچ 2017 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر سات تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (فیروز خان، صدر جماعت سورو)

● جماعت احمدیہ راؤرکیلا میں مورخہ 23رمارچ 2017 کو مکرم برکت اللہ خان صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں اُردو، اُڈیہ نظموں کے علاوہ 9 تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (وسیم احمد، صدر جماعت راؤرکیلا)

● جماعت احمدیہ سِلی گوڑی میں مورخہ 23رمارچ 2017 کو مکرم نور عالم صاحب امیر جماعت جلپائی گوڑی کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سلمان ملّا صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم ظفر دفتری صاحب نے پڑھی۔ مکرم حبیب الرحمن صاحب نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مکرم عبدالقدوس دفتری صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کی مناسب سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مبلغ سلسلہ جلپائی گوڑی)

● جماعت احمدیہ کرڈاپلی میں مورخہ 23رمارچ 2017 کو جامع مسجد میں مکرم راشد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کرڈاپلی کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شہادت خان صاحب نے کی۔ نظم کے بعد یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے 5 تقاریر ہوئیں۔ بعدہ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ علاء الدین، مبلغ انچارج کرڈاپلی)

● مورخہ 23رمارچ 2017 کو احمدیہ مسلم مشن کٹک میں خاکسار فیروز الدین خان صاحب امیر جماعت کٹک کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم سید یحییٰ احمد نے کی۔ نظم مکرم فضل مومن صاحب او۔ایم۔پی کٹک نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مطہر احمد صاحب، مکرم محمد افتخار صاحب، مکرم سید رفیع احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد معراج علی صاحب نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(فیروز الدین خان، امیر ضلع کٹک اڈیشہ)

● جماعت احمدیہ یادگیر میں مورخہ 26رمارچ 2017 کو احمدیہ مسجد یادگیر میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم منور احمد ڈنڈوتی صاحب نے کی۔ مکرم توفیق احمد اماپوری صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم محمد ابراہیم تیرگھر صاحب، مکرم مصور احمد ڈنڈوتی صاحب، مکرم سمیر احمد صاحب اور مکرم اسد سلطان غوری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید عبدالمنان سالک، امیر جماعت یادگیر)

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں مورخہ 18رفروری 2017 کو خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عمران احمد صاحب نے کی۔ ناصرات نے ایک ترانہ پیش کیا۔ بعدہ 4 بچوں کو نظارت تعلیم القرآن کی جانب سے قرآن مجید ناظرہ مکمل کرنے پر سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ مکرم انور احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدازاں مکرم ظہیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند نے تعلق باللہ کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعدہ مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند نے خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمود احمد بابو، امیر ضلع محبوب نگر، تلنگانہ)

جماعت احمدیہ یادگیر میں ایک ریفریشر کورس کا انعقاد

مورخہ 26رمارچ 2017 کو احمدیہ مسجد یادگیر میں صبح گیارہ بجے زعماء ومجالس عاملہ یادگیر، گلبرگہ اور رائچور کا ریفریشر کورس مکرم اسد سلطان غوری صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار اور مکرم سید عبدالمنان صاحب نے مختلف انتظامی موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ ریفریشر کورس کا اختتام ہوا۔ (سمیر احمد، مبلغ انچارج یادگیر)

جماعت احمدیہ گڑھ پدا میں جلسہ سالانہ کا انعقاد

جماعت احمدیہ گڑھ پدا ضلع بالیسور میں مورخہ 30رمارچ 2017 کو پہلی بار ایک روزہ جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں دیگر مذاہب اور پریس اینڈ میڈیا کے نمائندگان کے علاوہ قادیان سے مکرم مولانا عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے بطور مرکزی نمائندہ شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم طیب خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم شیخ کریم الدین صاحب نے پڑھی۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولوی عبدالرحیم درد صاحب مبلغ انچارج بالیسور نے تعلق باللہ کے موضوع پر کی۔ بعدہ مکرم مولانا عبدالوکیل نیاز صاحب، مکرم مولوی مقصود علی خان صاحب اور مکرم احسان الحق صاحب نے تقاریر کیں۔ بعدازاں دیگر مذاہب کے نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس جلسہ میں 400 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر ایک ہومیوپیتھی ادویہ کا کیمپ بھی لگایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالودود خان، امیر ضلع بالیسور، اُڈیشہ)

جماعت احمدیہ برہ پورہ میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

جماعت احمدیہ برہ پورہ میں مورخہ 2راپریل 2017 کو احمدیہ مسجد میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ صبح 4 بجے نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز ظہر کے بعد مکرم محمد عبدالباقی صاحب امیر جماعت بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم یامین خان صاحب معلم سلسلہ برہ پورہ نے کی۔ بعدہ مکرم جاوید احمد لون صاحب مربی شعبہ نور الاسلام نے مختلف تربیتی وتعلیمی امور کے بارے میں تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (انوار اللہ فضل احمد، زعیم انصار اللہ بھاگلپور)

جماعت احمدیہ بھاگلپور میں ایک سیمینار کا انعقاد

جماعت احمدیہ بھاگلپور میں مورخہ 9راپریل 2017 کو مکرم جاوید احمد لون صاحب نمائندہ شعبہ نور الاسلام کی زیر صدارت اصلاحِ اعمال کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم مکرم اجمل احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شائق احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب، مکرم ظفر احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم تنویر احمد صاحب نے اصلاح اعمال کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مقررین نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ خطبات اصلاح اعمال کی روشنی میں تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (دیدار الحق خادم سلسلہ بھاگلپور)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8231: میں Asainar K ولد مکرم موئی دین کٹّی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 51 سال تاریخ بیعت 1992، ساکن کلیودان، کلکولم ڈاکخانہ کاراپورم، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 4.5 سینٹ۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نجیب ایم. پی العبد: Asainar K گواہ: ساجد. کے

مسل نمبر 8232: میں صبا سراج الدین ہریکر زوجہ مکرم سراج الدین ہریکر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن ولّاگ نگوڈا، پٹیلواڈی، ہاؤس نمبر 122 ڈاکخانہ نگوڈا (شیرلا) تحصیل ساونتواڈی ضلع سندھودرگ صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی 5.3 گرام، بالی 2.5 گرام، نیکلیس 1 تولہ 5 ملی گرام، 1 پتہ، منگل سوتر 2 تولہ، 2 انگوٹھی، 1 نتھنی، چین 1 تولہ 450 ملی گرام (اس میں حق مہر کے مبلغ -/25,000 روپئے شامل ہیں) تمام زیورات 22 کیریٹ کے ہیں، حق مہر -/45,000 روپئے وصول شد (بشمول -/25,000 روپئے بصورت زیور طلائی)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالستار الامۃ: صبا سراج الدین ہریکر گواہ: حبیب احمد سندی

مسل نمبر 8233: میں سراج الدین ہریکر ولد مکرم ابراہیم ہریکر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن ولّاگ نگوڈا، پٹیلواڈی، ہاؤس نمبر 122 ڈاکخانہ نگوڈا (شیرلا) تحصیل ساونتواڈی ضلع سندھودرگ صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 ایکڑ پہاڑی زمین جو کھیتی کے قابل نہیں ہے (8 لوگوں میں مشترکہ) اس میں 100 سال پرانا ایک مٹی کا گھر ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالستار العبد: سراج الدین ہریکر گواہ: سکندر احمد سندی

مسل نمبر 8234: میں رحمت بی نذیر خان بجلی زوجہ مکرم نذیر خان بجلی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت (ریٹائرڈ) عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن شیرلہ گھر نمبر 742 ڈاکخانہ ساونت واڑی ضلع سندھودرگ صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی آدھا تولہ، منگل سوتر 1 تولہ، 2 کنگن 2 تولہ، 1 چین آدھا تولہ 2 انگوٹھی 4 گرام، حق مہر: -/2500 روپئے بذمہ خاوند، مشترکہ زمین 6 گونٹھ مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالستار الامۃ: رحمت بی نذیر خان بجلی گواہ: سکندر احمد سندی

مسل نمبر 8235: میں ملیحہ ارم زوجہ مکرم عطاء المنعم فائق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ محمود ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/80,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 2 سیٹ 77.550 گرام 16 کیریٹ، 4 چوڑیاں 58.750 گرام 20 کیریٹ، 4 انگوٹھی 15.400 گرام 19 کیریٹ، 1 لاکٹ مع 2 چین 16.060 گرام 20 کیریٹ، 1 جوڑی بالیاں مع ٹاپس 6.230 گرام 18 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ بھارت 2017

ہندوستان بھر کے جملہ انصار، خدام و لجنہ اماء اللہ کی آگاہی کیلئے تحریر ہے کہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مرکزی سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ بھارت 2017 کیلئے مورخہ 13، 14، 15 اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ سبھی ذیلی تنظیموں کے اراکین مرکزی اجتماعات میں شامل ہونے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ۔ (ادارہ)

اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد شیخوپوری الامۃ: ملیحہ ارم گواہ: عطاء المنعم فائق

مسل نمبر 8236: میں شکیل احمد ولد مکرم ممتاز احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: شکیل احمد گواہ: فرید احمد قریشی

مسل نمبر 8237: میں منیرہ سلام زوجہ محمد عبدالسلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ (حلقہ دارالسلام) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/30,000 روپئے، زیور طلائی: 1.5 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ریحان احمد ظفر الامۃ: منیرہ سلام گواہ: رفیع احمد

مسل نمبر 8238: میں سعد اللہ کرم علی ولد مکرم غلام حسین کرم علی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ عمر 72 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالانوار شالی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: سعد اللہ کرم علی گواہ: محمد نعیم ناصر

مسل نمبر 8239: میں شمیم .ٹی. کے ولد مکرم سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 25 سال تاریخ بیعت 1991، ساکن Thuppilikkadan(h) ڈاکخانہ کاراپورم ضلع کلکولم، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سینتھ العبد: شمیم گواہ: نجیب. ایم. پی

مسل نمبر 8240: میں ڈاکٹر فائزہ شمیم بنت مکرم کے. شمیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن نمبر 89، اسٹیشن روڈ، رادھا نگر ڈاکخانہ چرم پیٹ ضلع چنئی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 جنوری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 چین 11.6 گرام، 2 کڑے 12.51 گرام، 1 انگوٹھی 1 گرام، 1 چین 8 گرام، نیکلیس 16.4 گرام، 4 کڑے 32 گرام، 1 نیکلیس 8 گرام، زمین: 1 پلاٹ 600sqft بمقام کمارن نگر Edayanathan ضلع مدورئی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے. سلیم احمد الامۃ: ڈاکٹر فائزہ شمیم گواہ: ٹی. ایم. عبدالمجیب

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 1

ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے توکس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے۔ فرمایا کہ مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے مثلاً ایک قوت غضبی ہے یعنی غصہ ہے جب اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ فرمایا جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغضوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ ہے معیار۔ گھر میں بیوی بچوں پر غصہ نہیں کرنا اور یہ غصہ تو علیحدہ رہا اگر کوئی مخالف ہے تو اس سے بھی غضبناک ہو کر اور عقل سے عاری ہو کر بات نہیں کرنی۔ حضور انور نے فرمایا: نظارت اصلاح و ارشاد اور ذیلی تنظیموں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور باقی دنیا میں بھی اپنی تربیت کے پروگرام کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ تبلیغ کر رہے ہیں اور دینی مسائل سیکھ رہے ہیں لیکن گھروں میں بے چینیاں ہیں تو تبلیغ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر مردوں کی بحیثیت باپ جو ذمہ داری ہے اسے بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ صرف یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ صرف ماں کی ذمہ داری ہے کہ بچے کی تربیت کرے۔ بیشک ایک عمر تک بچے کا وقت ماں کے ساتھ گزرتا ہے اور انتہائی بچپن کی ماؤں کی تربیت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے لیکن اس سے مرد اپنے فرائض سے بری الذمہ نہیں ہو جاتے۔ باپوں کو بھی بچوں کی تربیت میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ خاص طور پر لڑکے جب سات آٹھ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو اس کے بعد پھر وہ باپوں کی توجہ اور نظر کے محتاج ہوتے ہیں ورنہ خاص طور پر اس مغربی ماحول میں بچوں کے بگڑنے کے زیادہ امکان ہو جاتے ہیں۔ باپوں کو بچوں کا جہاں عزت و احترام کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ان کے اخلاق اچھے ہوں وہاں ان پر گہری نظر رکھنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ وہ ماحول کے بد اثرات سے بچ کر رہیں۔ پھر باپوں کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ جہاں بچوں کی تربیت کی طرف عملی توجہ دیں وہاں ان کے لئے دعاؤں کی طرف بھی توجہ دیں۔ یہ بھی ضروری چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ فرمایا ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ پس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں اسلام باپ کو یہ کہتا ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دو اور ان کے لئے دعائیں کرو وہاں بچوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ تمہارا بھی کچھ فرض ہے۔ جب تم بالغ ہو جاؤ تو ماں باپ کے بھی تم پر کچھ حقوق ہیں ان کو تم نے ادا کرنا ہے یہ رشتوں کے حقوق کی کڑیاں ہی ہیں جو ایک دوسرے سے جڑنے سے پُرامن معاشرہ پیدا کرتی ہیں۔ ماں باپ کے حق ادا کرنے کی کتنی بڑی ذمہ داری ہے اور اس کی کتنی اہمیت ہے اس بات کا ادراک ہر مؤمن کو ہونا چاہئے۔ ایک لڑکا جب بالغ ہوتا ہے تو اس نے کس طرح ماں باپ کا حق ادا کرنا ہے اس بات کو سمجھاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا جب ایک شخص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں۔ اس نے کہا ہاں زندہ ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

اگر انسان حکمت سے بیوی کے بھی فرائض ادا کر رہا ہو اور والدین کی بھی خدمت کر رہا ہو اور بیوی کو بھی یہ حکمت سے احساس دلائے کہ ساس سسر کی کیا اہمیت ہے اور خود بھی اپنے ساس سسر کی خدمت اور اس کی اہمیت کو جانتا ہو تو گھروں میں کبھی جھگڑے پیدا نہ ہوں جو بعض دفعہ پیدا ہو رہے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ دینی اختلاف کی وجہ سے باپ بیٹوں میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے بعض نومبائعین اب بھی یہ سوال کرتے ہیں اس صورت میں بیٹوں کو باپوں سے نیک سلوک بھی کرنا ہے اور خدمت بھی ان کی کرنی ہے۔ اس کا تفصیلی جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ یا حضرت! والدین کی خدمت اور ان کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ نے انسان پر فرض کی ہے مگر میرے والدین حضور کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کی وجہ سے مجھ سے سخت بیزار ہیں اور میری شکل تک دیکھنا پسند نہیں کرتے چنانچہ جب میں حضور کی بیعت کے واسطے آنے کو تھا تو انہوں نے مجھے کہا کہ ہم سے خط و کتابت بھی نہ کرنا اور اب ہم تمہاری شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ اب میں اس فرض الٰہی کی تعمیل سے کس طرح سبکدوش ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف جہاں والدین کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کا حکم دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو بھی ایسی مشکلات پیش آ گئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہو گئی تھی بہر حال تم اپنی طرف سے ان کی خیریت اور خبرگیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو۔ جب کوئی موقع ملے اسے ہاتھ سے نہ دو۔ تمہاری نیت کا ثواب تم کو مل کر رہے گا اگر محض دین کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنے کے واسطے والدین سے الگ ہونا پڑا ہے تو یہ ایک مجبوری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بہر حال ایک مرد کی مختلف حیثیتوں سے جو ذمہ داریاں ہیں انہیں اسے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے گھروں کو ایک ایسا نمونہ بنانا چاہئے جہاں محبت اور پیار کی فضا ہر وقت قائم رہے۔ ایک مرد خاوند بھی ہے باپ بھی ہے بیٹا بھی ہے اس لحاظ سے اسے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے اور بہت ساری حیثیتیں اور بھی ہیں مردوں کی لیکن یہ تین حیثیتیں میں نے بیان کی ہیں تا کہ گھر کی جو بنیادی اکائی ہے، معاشرے کے امن کا ضامن تبھی بنا جا سکتا ہے جب اس بنیادی اکائی میں امن قائم ہو اور اس میں زیادہ سے زیادہ حسن پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES

• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDICAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
r#m#s: 9906928638
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبِّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 25 May 2017 Issue No. 21

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اپریل 2017ء

ہم جہاں بھی جاتے ہیں محبت، پیار اور سلامتی کا پیغام دیتے ہیں

جہاں تک جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعلق ہے ہم جہاں بھی جاتے ہیں محبت، پیار، امن اور سلامتی کا پیغام دیتے ہیں اور یہ اسلام کی تعلیم ہے

قرآن کی تعلیم کے مطابق ہر احمدی جہاں اپنی مسجد کی حفاظت کرنے والا ہو وہاں وہ چرچ کی حفاظت کرنے والا بھی ہو وہاں وہ سینا گاگ کی حفاظت کرنے والا بھی ہو اور وہاں وہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کرنے والا بھی ہو

مسجد بنانے کے بعد ہم پر جس طرح یہ فرض بن جاتا ہے کہ ہم اپنی مسجد کی حفاظت کریں اس کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں، اسکے ماحول کو پاک رکھیں اسی طرح ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول میں اگر دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں ہیں تو ان کی بھی حفاظت کریں اور ان کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کریں

بانی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وطن کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے، پس جس جس ملک میں جہاں احمدی رہتا ہے وہاں اس سے محبت کرے اور اس کی بہتری کے لئے کام کرے اور وہاں کے لوگوں میں محبت اور امن اور پیار کا پیغام پہنچائے اور پھیلائے

مسجد بننے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر یہاں کے لوگوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے

ماربرگ میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

یہ ہستی پوپ جیسی نہیں بلکہ اس سے مختلف ہے

✿ ہمسایوں کے حقوق سے متعلق خلیفہ کے پیغام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اور ایک عیسائی کے طور پر میری خواہش ہے کہ عیسائیت بھی اس تعلیم کو اختیار کرے (Mrs F Edith)

✿ خلیفہ کی تقریر کا یہ نکتہ بہت اچھا لگا کہ اگر بندوں کے حقوق ادا نہ کیے جائیں تو خدا کی عبادت کے کیا معنی؟ آج کی تقریب نے میرے ذہن کو اسلام کے بارے میں منفی فکر سے پاک کر دیا ہے اور میں اسلام کی امن اور محبت کی تعلیم سے بہترین رنگ میں آگاہ ہوئی ہوں (Mrs Julia) ✿ خلیفہ کا پیغام آج کے تاریک دَور میں آسمان پر ایک شمع کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب خلیفہ نے انسانیت کے بارے میں بات کی تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ یہ ہماری بڑی عزت افزائی ہے کہ اتنی بلند مقام ہستی ہمارے درمیان موجود ہے۔ خلیفہ سے ملاقات کے دوران میرا سارا بدن اور دل کانپ رہا تھا، میں اپنے جذبات بیان نہیں کر سکتی، یہ ہستی پوپ جیسی نہیں بلکہ اس سے مختلف ہے جس میں عاجزی اور انکساری پائی جاتی ہے (Mrs Barbara Buse)

✿ خلیفۃ المسیح بہت سوچ سمجھ رکھنے والے انسان لگتے ہیں اور الفاظ کا انتخاب بڑی حکمت سے کرتے ہیں، آپ میں سکون اور امن محسوس ہوتا ہے (Mrs Kertin)

✿ خلیفۃ المسیح بہت بصیرت والے انسان لگتے ہیں، آپ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ بہت گہری سوچ کے مالک ہیں۔ یہ امر بڑا واضح طور پر محسوس ہوتا ہے کہ آپ جو بھی فرماتے ہیں آپ اس پر خود عمل بھی کرتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کے بیانات کو قوانین کی کتب میں شامل کر لینا چاہئے (Mr Philp) ✿ ہمسائیگی کے بارہ میں جو تعلیم خلیفۃ المسیح نے پیش کی وہ بہت زبردست ہے، کاش ہمارے ہاں بھی ایسی تعلیم ہوتی (Mrs Edith)

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب سننے کے بعد مہمانان کرام کے تاثرات

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 19، 20 اور 21/اپریل 2017 کی مصروفیات

19/اپریل 2017 (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرکز لندن اور دنیا کے مختلف ممالک اور جماعتوں سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرماتے ہیں۔ جرمنی کی جماعتوں سے بھی روزانہ احباب جماعت مرد و خواتین کی طرف سے سینکڑوں کی تعداد میں خطوط اُردو، انگریزی اور جرمن زبان میں موصول ہوتے ہیں۔ جرمن زبان کے خطوط کے ساتھ ساتھ تراجم کئے جاتے ہیں۔ یہ سب خطوط بھی روزانہ حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان سب خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرمانے کے بعد ہدایات سے نوازتے ہیں اور اپنے دست مبارک سے ارشادات تحریر فرماتے ہیں۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق صبح سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج پچاس فیملیز کے 181/افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ فیملیز جرمنی کی 30 مختلف جماعتوں اور علاقوں سے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں۔ کاسل اور سٹوٹگارٹ سے آنے والے دو صد کلومیٹر سے زائد اور ہمبرگ سے آنے والے پانچصد کلومیٹر سے زائد کا لمبا سفر طے کر کے آئے تھے۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ ماربرگ میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب

آج جماعت ماربرگ میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا پروگرام تھا۔ پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر ماربرگ کیلئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرنکفرٹ سے ماربرگ شہر کا فاصلہ 80 کلومیٹر ہے۔

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad